جمالِ یار

محمد اصغر میر پوری

☆......نام کتاب : جمالِ یار

☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر، محمد علی
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

جناب بشیر نیاز کے نام

اور جناب بشیر چوہدری کے نام

پیشِ لفظ

اللہ کے نام سے شروع بے شمار درود و سلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔

یہ کتاب لکھنے کا ارادہ تو نہیں تھا مگر سوچا کہ یہ اشعار ایسے پڑے پڑے ضائع ہو جائیں گے کیوں نہ انہیں آپ لوگوں کی نذر کر دوں۔

مجھے ایک بات بڑی عجیب لگتی ہے بچپن میں کئی کتابوں میں پڑھا تھا کہ شاعر دل کے بڑے حساس ہوتے ہیں اور دل کے سچے ہوتے ہیں مگر میری نظر سے ایسے اشعار کم گزرے ہیں یہاں پر کوئی سمجھتا ہے میں ہی سب سے بڑا شاعر ہوں میں ایک دفعہ تنویر پھول صاحب کی غزل پڑھ رہا تھا ان کی غزل پہ جناب سرور راز صاحب نے تنقید کی کہ ان کے ایک شعر میں وزن نہیں ہے اور کافی دیر دونوں کے درمیان بحث ہوتی رہی اور ہار کوئی ماننے کو تیار نہ تھا دونوں شعراء نے کتابیں لکھی ہیں بلکہ پھول صاحب نے دس کتابیں لکھی ہیں جب ان پہ تنقید ہوئی تو مجھے خیال آیا کہ یہ دونوں ہستیاں علم عروض پہ دسترس رکھتی ہیں مگر پھر بھی ان کی رائے مختلف ہے اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب علم عروض نہیں تھا تب بھی شاعری ہوتی تھی پھر دوسری بات علم عروض قرآن وسنت سے بڑھ کر تو نہیں ہے۔ جس پہ اتنا زور دیا جاتا ہے۔ ہم لوگوں کا اللہ ایک قرآن ایک نبی ایک اس کے باوجود لوگ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں جب آپ لوگ دین کا دفاع نہ کر سکیں تو کیا علم عروض دین سے ضروری ہے میں آزاد غزلیں، نظمیں لکھتا رہتا ہوں مگر علم عروض کا بھی احترام کرتاہ وں اور ہمیشہ اردو ادب کو فروغ دینے کے لیے لکھتا ہوں میرے خیال میں اللہ کے کلام کے سوا ہر چیز میں لوگ ردوبدل کرتے آئے ہیں اس کی

بہت سی مثالیں ہیں مگر یہاں انہیں پیش کرنے کا موقع نہیں ہے۔

کئی بار کہا جاتا ہے کہ ایک شاعر معاشرے کو سدھارنے والا ہوتا ہے اسے معاشرے کو اچھا پیغام دینا چاہیئے مگر معاشرہ کیا ہے معاشرہ بھی ہم اور آپ ہی تو کئی بار یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ جو کسی انسان کو دیتا ہے وہ کئی بار معاشرے کو وہی کچھ واپس کرتا ہے آپ خود سوچیں کہ آپ جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میرپُوری

میں نے پوچھا کیسی ہو میری پیاری ہمسائی
وہ بولی تو نے میرے ساتھ کی ہے بے وفائی

میں نے پوچھا آج کل کس کو الو بنایا ہوا ہے
بولی گلو کو اپنے جال میں پھنسایا ہوا ہے

پوچھا کیا تمہیں کبھی میرا بھی خیال آیا ہے
بولی تم نے پڑوسی ہونے کا فرض نبھایا ہے

پوچھا کل اصغر محل میں کھانے پہ چلو گی
بولی سب کہتے ہیں اگر جاؤ گی تو ہاتھ ملو گی

پوچھا ہم دونوں کیوں ہر روز اتنا لڑتے ہیں
بولی اس سے ظاہر ہے کہ ہم پیار تمہیں کرتے ہیں

......☆......

تیری یادوں نے دل میں شور مچا رکھا ہے
بڑی مشکل سے اسے اٹیک سے بچا رکھا ہے

اس طرح شائد وہ مجھ سے ملنے چلا آئے
اپنے محبوب کا نام ہم نے باد صبا رکھا ہے

کچھ دیر پڑوسن سے باتیں کر کے بہل جاتا ہے
اس نے نہ جانے کہاں کہاں چکر چلا رکھا ہے

......☆......

کچھ لوگ بڑے نرالے ہوتے ہیں
تن گورے من کالے ہوتے ہیں

مجھے وہ مرغی اچھی لگتی ہے
جس میں بارہ مسالے ہوتے ہیں

اس کی زینت میں سکون کیسے ہو
جس کے دس بارہ سالے ہوتے ہیں

سسی صاحباں کے لبوں پہ مسکان
مرزا اپنوں کی آنکھوں بیاں نالے ہوتے ہیں

پُتر کہا بھی تھا اصغر کو نا چھیڑو
اس کے سبھی کام نرالے ہوتے ہیں

......☆......

اصغر کب ایک جگہ محدود ہوتا ہے
یہ ہر محفل سخن میں موجود ہوتا ہے

سستی شہرت کی خاطر طنز نہیں ہوتا
کسی کا دل دکھانا مقصود ہوتا ہے

اس دنیا میں جتنے بھی کم ظرف ہیں
ایسے لوگوں کو سمجھانا بے سود ہوتا ہے

پڑوسن سے کہا میں صبح لسی پیتا ہوں
بولی اصغر وہ میرا ہی دودھ ہوتا ہے

بولی تم مجھ میں انٹرسٹ کیوں نہیں لیتے
میں نے کہا ہمارے ہاں سود حرام ہوتا ہے

......☆......

درد کی طرح میرے سر میں رہتا ہے
خار بن کر میری چشم تر بیاں رہتا ہے

کسی سے ملنے کی اسے فرصت نہیں
کس کو لوٹنا وہ اس چکر میں رہتا ہے

سب کے سامنے حقیقت کھل چکی ہے
اب ڈر کے مارے وہ سفر بیاں رہتا ہے

میرے دل کو اس لیے چین نہیں
کہ وہ میرے دل کے گھر میں رہتا ہے

نا جانے اس کا کیا انجام ہو گا
اب اصغر اسی فکر میں رہتا ہے

......☆......

میرے پڑوس میں ایک لڑکا تھا شکر
جو چلاتا تھا ہر لڑکی سے پیار کا چکر

اس بیچارے کی سختی جو آئی تھی
ایک دن مجھ سے ہو گئی اس کی ٹکر

میں نے پھر شروع کر دیا اپنی چاہت کا
اس کے ساتھ چلانا خطرناک چکر

میں اس کی دولت ایسے اڑانے لگی
جیسے انسان کا خون چوستا ہے مچھر

اسی غم میں وہ شاعری کرنے لگا
اب اس نے اپنا نیا نام رکھا ہے اصغر

......☆......

میں نے کہا میری چاہت تجھے ملی ہے سستی
بولی صورت پہ ترس آ گیا ورنہ تیری کیا تھی ہستی

پوچھا ہمسائی میرے جال میں کیوں نہیں پھنستی
بولی وہ کبھی نہیں پھنستی جو رہے زیادہ ہنستی

پوچھا کالی پڑوسن کیسے کروں گوری چٹی
بولی اسے کھلایا کر کرنل کے چاول بناسپتی

میں نے کہا سہیلیاں اسے الو کی پٹھی کہتی ہیں
بولی محلے کی عورتیں تو اسے گدھی کہتی ہیں

……☆……

جو دل سے نکلتی ہے اسے آہ کہتے ہیں
جو کسی سے ملتی ہے اسے نگاہ کہتے ہیں

آپ کی نظروں میں تو ہماری قدر نہیں ہے
لوگ ہمیں پیار سے شہنشاہ کہتے ہیں

تمہارے ملک میں شادی کرنے کا رواج ہو گا
ہمارے ملک میں تو اسے بیاہ کہتے ہیں

کسی حسیں کو دیکھ کر جب دل دھڑکتا ہے
مرد کی زبان میں اسے ٹھاہ ٹھاہ کہتے ہیں

جو محبوب وعدہ کر کے بھی نا آئے
اسے کچھ لا پرواہ باقی بے پرواہ کہتے ہیں

......☆......

جب کبھی پڑوسن کے خواب میں جانا پڑا مجھے
اس کے بل ڈاگ کو کچھ نہ کچھ کھلانا پڑا مجھے

اس کا کتا کئی ہم دونوں کا حسد نہ کرنے لگے
اس کے کمرے کی بتی کو بجھانا پڑا مجھے

جلدی میں کتے کے لیے ہڈی نہ لے جا سکا
آخر بل ڈاگ کو کباب میں ہڈی بنانا پڑا مجھے

ہم دونوں دوپہر تک مست ہو کر سوتے رہے
اس کے کتے کو بھونک کر جگانا پڑا مجھے

......☆......

اسے چھپ چھپ کر دیکھنے کی عادت ہے
اس کی اسی ادا سے مجھے محبت ہے

چیل کوؤں سے کہدوہ وہ بام پہ نا بیٹھیں
ہمارے پیار کی ابھی کچی عمارت ہے

اس کے بھائیوں سے کل مار پڑتی تو جانا
کسی پڑوسن سے محبت کرنا حماقت ہے

کل ایک ہمسائی نے پوچھا کیا حال ہے اصغر
کہا اب کسی سے محبت کرنے کی نا ہمت ہے

اتنی بار پٹنے کے بعد بھی مسکرا رہے ہیں
اصغر کے دانتوں کو مسکرانے کی عادت ہے

......☆......

خوبصورت آنکھوں والے لوگ ہمیں پیارے لگتے ہیں
ان کے سامنے ماند سارے ہی چاند ستارے لگتے ہیں

رات کو جب اس کی آنکھوں کو غور سے دیکھوں
اندھیری شب کی تاریکی میں وہ شرارے لگتے ہیں

ہم جب اس کی آنکھوں کے بھنور میں کھو جاتے ہیں
پھر کئی دن نہ ہم کسی ساحل کے کنارے لگتے ہیں

اپنی کسی ہمسائی سے اب ہم پیار نہیں کرتے
ان کاموں میں فائدے کم زیادہ خسارے لگتے ہیں

پڑوسن کی ساس سے اب دور ہی رہتے ہیں
اس ستمگر کے نینا تو مجھے دودھارے لگتے ہیں

......☆......

ماں تو پہلے مانی تھی بیٹا بھی مان گیا ہے
میرے پیار کی گہرائی کو وہ پہچان گیا ہے

وہ کیا سین ہو گا جب ماں کی ڈولی اٹھائے گا
بڑے پیار سے ماں کا ہاتھ مجھے تھمائے گا

رشی جب ڈولی سے باہر پاؤں دھرے گی
دھڑام سے میرے اوپر آ کے گرے گی

پھر اس کی میک اپ کرائی جائے گی
ہر رسم نئے سرے سے دھرائی جائے گی

......☆......

وہ جب میری شاعری پڑھتی ہے
فون پہ مجھ سے بہت لڑتی ہے

میری ہمسائی کی تعریفیں سن کر
پھر من ہی من میں وہ جلتی ہے

کہتی ہے اس میں ایسی کیا بات ہے
وہ باتیں جنگلیوں جیسی کرتی ہے

کہا تم ہم دونوں کی محبت کیا جانے
یہ ہر روز مہنگائی کی طرح بڑھتی ہے

......☆......

اپنی زندگی میں کبھی پڑوسن کبھی رسٹی ہے
سب کہتے ہیں اصغر کی قسمت کتنی اچھی ہے

پڑوسن کی ساس کو اب صاف انکار کر دیا ہے
تا کہ کوئی کہہ نہ سکے اصغر کی محبت سستی ہے

یہ سب تو میری شاعری کے پیارے پیارے کردار ہیں
ورنہ زندگی میں پڑوسن نہ رسٹی دودھ نہ پتی ہے

میں کئی باران کرداروں کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں
کے ان میں کون سب سے بڑی الو کی پٹھی ہے

اصغر ایک ڈال پہ گا نہیں سکتا
یہ فضاؤں کا آزاد پنچھی ہے

......☆......

آج رسٹی کے بچے سے ملاقات ہو گئی
پھر دونوں کے درمیاں کل بات ہو گئی

بولا انکل جی میری ماں کو غم نہ دینا
کوئی پیچ نہ دینا اور کوئی خم نہ دینا

اپنے پیار کی کبھی جھوٹی قسم نہ دینا
ہر شے زیادہ سے زیادہ دینا کم نہ دینا

پیار دینا بے شک اسے در و بام نہ دینا
جسے کرنے میں دقت ہو ایسا کام نہ دینا

......☆......

یوں تو مقدر میں جدائی ہے تنہائی ہے
جو سب سے پیاری ہے وہ ہمسائی ہے

میرے ویران نگر کی وہ رانی ہے
دل کے دیار میں اس کی بادشاہی ہے

دل کی سلطنت تو اس کے حوالے کر دی
اصغر خود ہی وزیر خود ہی سپاہی ہے

دیکھ پڑوسن کے پیار نے کیا حالت بنائی ہے
کوئی کہتا ہے کسائی کوئی کہتا سودائی ہے

......☆......

جو چاند کی طرح چھپ جاتے ہیں بادلوں میں
وہ مسکرائے تو گھڑے پڑتے ہیں گالوں میں

مشرقی خواتین ہمیں انگریز سمجھتی ہیں
انگریز عورتیں شمار کرتی ہیں کالوں میں

نگاہوں کے ایک تیرے کام تمام کرتے ہیں
ہائے ربا ہم کہاں پھنس گئے ان قاتلوں میں

ہم جس کسی سے دیوانہ وار پیار کرتے ہیں
وہی لوگ ہمیں شمار کرتے ہیں پاگلوں میں

ہمیں تو کئی سالوں سے اس بات کا علم ہے
انگریز اب سمجھا کہ پروٹین ہوتی ہے والوں میں

......☆......

میرے بینک میں اشعار کا سرمایہ بہت ہے
کیسے رہوں تیرے دل میں کرایا بہت ہے

یہ میری ہمت ہے کہ دوستی نبھا رہا ہوں
ورنہ تیرے بھائی فیقی نے ستایا بہت ہے

آج وہ دوست بھی رقیبوں کے ساتھ ہے
جسے تمام عمر مال کھلایا بہت ہے

جنون شاعری کا جس سر میں رہتا ہے
سدا ہی فاقہ ایسے گھر میں رہتا ہے

اس داماد کی کوئی امید بر نہیں آتی
جو جوان سسر کے گھر میں رہتا ہے

پڑوسن کی آنکھیں ہیں یا کوئی کیمرہ
اصغر جہاں ہو اس کی نظر میں رہتا ہے

......☆......

جب سے کسی سے یاری ہو گئی ہے
اس دن سے دنیا پیاری ہو گئی ہے

اسے خوش رکھنا ہی کام ہے اپنا
اس بات کی پوری تیاری ہو گئی ہے

یہ نہ ہو محبت بھی ناکام ہو جائے
لوگ کہیں محبت ناکام تمہاری ہو گئی ہے

پڑوسن بھی سب سے کہتی پھرتی ہے
جو کل ملی وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہو گئی ہے

......☆......

جس کا دنیا میں ہوتا نہیں کوئی سجن
سونا سونا سا ہوتا ہے اس کا گلشن

ہم تو تمہیں سمجھے تھے اپنا محسن
پھر تم کیوں بن بیٹھے میرے دشمن

میری اداسی کا اب کچھ ایسا ہے عالم
آنکھیں برستی ہیں اور اداس ہے من

ہم کسی دوست کو بھول نہیں سکتے
تمہیں تو بھولنے کی عادت ہے جان من

ہم کسے اپنے پیار کا پیغام بھیجیں
اس دنیا میں اپنی کوئی نہیں کزن

جب سے ان کے ناز اٹھانے لگا ہوں
ہر روز بڑھتا جا رہا ان کا وزن

......☆......

دو سال اک دل پہ نشانہ لگانے میں لگے ہیں
جو تیر نشانے پہ لگے وہ انجانے میں لگے ہیں

ادھر وہ پیار کی کھچڑی بنانے میں مصروف
ادھر ہم محبت کی آگ جلانے میں لگے ہیں

یہاں آپ کی دال نہیں گلنے والی ناصح
آپ کیوں خیالی پلاؤ بنانے میں لگے ہیں

جب عاشق کی حجامت ہوتے دیکھی
پھر پاس کے ڈھول سہانے لگے ہیں

نتھو کی مرغی کل کوئی اور لے بھاگا
وہ میرے خلاف رپٹ لکھانے میں لگے ہیں

......☆......

یہاں ہر کوئی کسی کے خلاف سکیم کرتا ہے
دل سے کوئی نہ کسی کی تعظیم کرتا ہے

ہر کسی کو دوسروں سے شکایت رہتی ہے
اپنے رویئے میں کوئی نہ ترمیم کرتا ہے

میرے شہر میں جتنے بھی سخنور ہیں
یہاں کوئی نہ دوسرے کو تسلیم کرتا ہے

جو ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرتے ہیں
رب انہیں نصیب صراط مستقیم کرتا ہے

دنیا والوں نے اصغر کو بڑے غم دیئے لیکن
یہ سب میں خوشیاں تقسیم کرتا ہے

......☆......

سیاسی لوگ یوں ہی بیکار بولتے ہیں
اور پولیس والے دکھا کر ہتھیار بولتے ہیں

ہمیں اپنی مفلسی پہ رونا آتا ہے
جسے بلائیں وہ ہو کر بیزار بولتے ہیں

یہ سب پنجابی فلمی کلچر کا اثر ہے
روکھے انداز میں برخوردار بولتے ہیں

اصغر کی تنہائی کا اب یہ عالم ہے
اس کے گھر کے در و دیوار بولتے ہیں

......☆......

میرے دل میں جو آئے تھے خیال کی طرح
وہ چلے بھی گئے پچھلے سال کی طرح

وہ مجھے پیار تو بہت کرتے تھے لیکن
اپنے ساتھ رکھتے تھے یرغمال کی طرح

جب پوچھتے ہیں میرے سن کیسے جیتے ہو
کہتا ہوں اپنا حال بھی ہے تیرے حال کی طرح

اے جو بھی خریدار آئے آ کر مجھے لے جائے
راستے میں پڑھا ہوں چوری کے مال کی طرح

......☆......

بابا جی! اگر پوری نہ ہو گی ان کی کوئی امید
دیکھنا ایک دن بھاگ جائیں گے سارے مرید

غریب مریدوں کی شیرنیاں لے کر چل دیتے ہو
پھر بارہ ماہ بعد انہیں ہوتی ہے آپ کی دید

یہ کیا کبھی تعویذ کبھی بھوت کبھی بندش
کبھی تو سنایا کرو کوئی خوشی کی نوید

اپنے پاس نو ساری دنیا کی سب آسائشیں
اور بیچارے مریدوں کو سادہ زندگی کی تاکید

پیر بابا کو سبھی سجدے کیئے جا رہے ہیں
ایسی باتوں پہ کوئی عالم کرتا نہیں تنقید

سنو سب مرید! تم پڑھا کرو اللہ کا قرآن مجید
چھوڑ دو ان جعلی پیروں کی اندھی تقلید

......☆......

ہم سے یوں خفا نہ رہا کرو
جو دل میں آئے وہ کہا کرو

شاعری پہ غصہ اچھا نہیں
تم پیار سے تبصرہ کیا کرو

اتنا تعصب اچھا نہیں ہوتا
غیر جانبدار رائے دیا کرو

دنیا کے سامنے دوستی
پیٹھ پیچھے دشمنی نا کیا کرو

زخم دینے تو بڑے آسان ہیں
انہیں پیار سے کبھی سہا کرو

......☆......

کل گیا شیریں کے شہر میں
کھود آیا ہوں وہاں دودھ کی نہر میں

اس کی ماں تک جب یہ بات پہنچی
بولی یہ شیریں کو دے دے مہر میں

یہ بات سنتے ہی بگڑ گئے میرے تیور
کہا مہر میں دوں گا صرف زیور میں

یہ سن کر بولی بیٹی کی مجبوری ہے
ورنہ تجھے رکھوں نہ اپنا ڈرائیور میں

اور سن یہ بات شیریں کو بتائی نہیں
کہ تو کچھ لکھ نہیں سکتا بحر میں

......☆......

کہتے ہیں گرم ہے دلوں کا بازار کوئی
شائد ہمارے دل کا مل جائے خریدار کوئی

جب ہماری بھی لاٹری لگ جائے گی
ہمارا بھی بن جائے گا رشتہ دار کوئی

کئی عاشق تو محبت میں سرخرو ہوئے
کوئی گوالا بنا بن گیا سایۂ دیوار کوئی

قسمت پہ ہمیں بھی رشک آنے لگے
دلوں کو چرانے کا مل جائے کاروبار کوئی

نیا میں جرائم اگر یوں ہی بڑھتے رہے
دیکھنا ایک دن اٹھا لے گا ہتھیار ہر کوئی

......☆......

اپنی پریم کہانی بڑی مختصر ہے میاں
جسے پیار کرتے ہیں اسے نہ خبر ہے میاں

میری باتوں کو سبھی نظر انداز کرتے ہیں
وہ نہیں جانتے کہ ان میں کتنا اثر ہے میاں

تمہاری جانب دوستی کا ہاتھ یوں نہیں بڑھایا
تمہاری جیب پہ کئی دنوں سے نظر ہے میاں

دل کی توڑ پھوڑ دیکھ کر سب پوچھتے ہیں
بتاؤ تمہارے دل کی کب بدلی سرکار ہے میاں

ہمیں تیری حکومت میں کچھ نہیں چاہیے
مجھے صرف دو وقت کی روٹی درکار ہے

پڑوسن لڑتی ہے اس کی ساس جھگڑتی ہے
باقی گھر میں اللہ کے فضل سے خیر ہے میاں

......☆......

میری تصویر آنکھوں میں دیکھ کر وہ تلملا کر رہ گئے
ان کی ایسی حالت دیکھ کر مسکرا کر رہ گئے

نئے سال میں جب میک اپ کا سامان نہ مل سکا
میرے خواب میں آ کر آسماں سر پر اٹھا کر رہ گئے

وہ آئے تھے ہمارے پاس سال گرہ کا کیک کھانے
مگر ہائے ری قسمت وہ ہمارا بیجا کھا کر رہ گئے

دیسی زبان میں لکھی انگریزی نظم پڑھ کر
کبھی روئے کبھی مسکرائے آخر سٹپٹا کر رہ گئے

......☆......

گر جی نہیں چاہتا تو مجھ سے کلام نہ کر
مگر میری شاعری کو تو یوں بد نام نہ کر

میں آزاد میرا قلم آزاد میرا تخیل آزاد
اپنے حسن سے تو انہیں غلام نہ کر

میں تیرے جال میں پھنسنے والا نہیں
دن رات یوں ہی کوشش ناکام نہ کر

کئی بار یہ زباں بڑا زیاں کرتی ہے
سر عام اسے کبھی بے لگام نہ کر

محفل میں تو میرا بھرم رکھ لیا کر
اکیلے میں چاہے اصغر کو سلام نہ کر

......☆......

میری پڑوسن شرمیلی لگتی ہے
لال سوٹ میں پتلی لگتی ہے

جب مجھے پیار سے دیکھتی ہے
پھر وہ میری سہیلی لگتی ہے

جو میری سمجھ سے باہر ہے
وہ ایسی پہلی لگتی ہے

آنکھیں ہیں کسی بلی کی طرح
باتوں سے بڑی نوکیلی لگتی ہے

مجھے دیکھ کر جب مسکراتی ہے
اس کی مسکراہٹ زہریلی لگتی ہے

......☆......

کچھ ایسے سیاسی لوٹے ہوتے ہیں
جو نیت کے بڑے کھوٹے ہوتے ہیں

جن کے تن ریشم کی طرح سفید
من کے وہ گندے انڈے ہوتے ہیں

ان کا کاروبار کیوں نہ ترقی کرے
میڈیا میں جن کے چمچے ہوتے ہیں

ہم سے ایسا کچھ ہو نہیں سکتا
اسے کاموں کا حاصل انڈے ہوتے ہیں

جو ان لوگوں کے پیچھے چلتے ہیں
وہ بیچارے ذہن کے اندھے ہوتے ہیں

......☆......

لوڈشیڈنگ ہمیں بہت تنگ کرنے لگی ہے
ہمارے درمیاں دوری اور بڑھنے لگی ہے

ہم دونوں سے ہمارے مقدر کھیل چکے
اب بجلی آنکھ مچولی کرنے لگی ہے

دوپٹے سے اپنا منہ سر ڈھانپ لے
تو کیوں مچھروں سے ڈرنے لگی ہے

جب خوشی آئی بجلی ہوئی پرائی
سوچا تو اب قسمت چمکنے لگی ہے

اس طرح بجلی لوٹ کر نہیں آتی
پگلی تو کیوں بلب سر پر رگڑنے لگی ہے

......☆......

میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے
آخر میرا دل کوئی کیوں نہ چراتا ہے

جو بھی ملتا ہے دل توڑ جاتا ہے
کوئی کیوں نہ پیار سے گلے لگاتا ہے

ہم جس کسی کا ہاتھ تھامتے ہیں
وہی ہم سے کیوں دامن چھڑاتا ہے

ہمارا دل کسی سے کیسے ملے
جو بھی ملتا ہے آنکھیں چراتا ہے

دل کا مکاں سال بھر خالی رہتا ہے
مگر کوئی مہماں یہاں نہ آتا ہے

......☆......

صبح سویرے جب وہ شربتِ دیدار دیتے ہیں
اپنے خلوص سے ہمیں وہ مار دیتے ہیں

پہلے خود ہی چڑھاتے ہیں چنے کے جھاڑ پہ
پھر نیچے سے سیڑھی کو ٹھوکر مار دیتے ہیں

ہمیں ہر روز سبز باغ دکھاتے ہیں لیکن
کسی کو گلشن کسی کو گلزار دیتے ہیں

کہا محبوب کی ایک جھلک کی خاطر
اس کے گھر کے سامنے عمر گزار دیتے ہیں

وہ کہنے لگے دیوانے کا سر قلم کر کے
اس سے عشق کا بھوت اتار دیتے ہیں

......☆......

ہم پہ ان کی مہربانی ہوئی قسطوں میں
ان کے ہاتھوں دکھی زندگانی ہوئی قسطوں میں

ہم جسے خوابوں کی تعبیر سمجھتے رہے
وہی ہم سے بیگانی ہوئی قسطوں میں

ہمارا پیار ٹھکرا کر جب وہ اچانک چل دیئے
پھر انہیں پشیمانی ہوئی قسطوں میں

دن رات میرے زعفرانی اشعار پڑھتے پڑھتے
میری ہمسائی دیوانی ہوئی قسطوں میں

اپنی محبت کے ڈرامے جب مقبول نہ ہوئے
کیا بتائیں کتنی پریشانی ہوئی قسطوں میں

......☆......

میرے دل میں جب ان کے خیالات آتے ہیں
لبوں پے پیار بھرے فلمی نغمات آتے ہیں

وہ جب مجھ سے کرنے ملاقات آتے ہیں
ساتھ میں لے کر ہزاروں شکایات آتے ہیں

وہ پیار کرنے ولے ایک نہیں ہو سکتے
زندگی میں کئی بار ایسے حالات آتے ہیں

اپنے ٹوٹے پھوٹے اشعار کے سہارے
کاغذ پہ لانے اپنے احساسات آتے ہیں

ہماری بزم کے ماحول کو خراب کرنے
کبھی کبھی کچھ کم ذات آتے ہیں

......☆......

جس کی ہر بات ہے میری ہمسائی کی طرح
میری سمت بڑھ رہی ہے مہنگائی کی طرح

میرا پڑوسن سے ملنا بھی کوئی ملنا ہے
ہمارا ملن بھی ہوتا ہے جدائی کی طرح

اس سے بھلائی کرنے کا بڑا جی کرتا ہے
نیکی اسے لگتی ہے برائی کی طرح

اسے دیکھتے منہ میں پانی آ جاتا ہے
وہ گوری چٹی ہے رس ملائی کی طرح

پڑوسن کی ساس کی نذر غزل کر دی
بولی تمھیں سمجھتی ہوں بھائی کی طرح

......☆......

شادی سے قبل ہر مرد شیر ہوتا ہے
شادی کے بعد بیگم کے زیر ہوتا ہے

دن بھر شوہر جو بھی کماتا ہے
شام کو بیگم کے قدموں میں ڈھیر ہوتا ہے

کچھ ماہ تو بزدلی میں گزر جاتے ہیں
پھر رفتہ رفتہ وہ شوہر دلیر ہوتا ہے

والدین کو اولڈ پیپلز ہوم میں ڈال دیتے ہیں
یوکے میں ایسا بھی اندھیر ہوتا ہے

......☆......

جب اس سے پوچھا یہ سوال
ذرا بتاؤ کب تم سے ہو گا وصال

پہلے مسکرائے پھر پیا سے بولے
کسی پتھر دل سے ملنا ہے محال

بھائی محنت کرتے رہے ہم محبت
آج ہم کنگال اور وہ ہیں مالا مالا

اب ہم جس سے کرتے ہیں سوال
وہی پیار سے دیتا ہے ہمیں ٹال

ہمیں اس دنیا سے کیا لینا اصغر
بچپن کے ساتھی ہیں روٹی و دال

......☆......

ہم دونوں کے پیار کا اتنا سا ہے افسانہ
میں سلطان وہ میری رضیہ سلطانہ

چار آنکھ والی سے جب آنکھیں چھ ہوئیں
کہیں یہ تھیں نگاہیں کہیں پہ تھا نشانہ

ہر شام کسی دوست کے گھر کھانا کھا کر
کہتا ہوں آج آپ کے گھر لکھا تھا آب و دانہ

ان آنکھوں میں ڈوبے اک عمر گزری
وہ آنکھیں تھی یا کوئی جیل خانہ

اصغر کی زندگی گزر رہی ہے شاہانہ
چٹنی اور چپس کھا لیتا ہوں روزانہ

......☆......

ہم جب شعر و سخن میں طبع آزمائی کرتے ہیں بھیا
نہ جانے کچھ دوست ہم سے کیوں جلتے ہیں بھیا

اپنا کردار تو آئینے کی طرح صاف و شفاف ہے
اسی لیے ہم کسی سے نہ ڈرتے ہیں بھیا

وہ لوگ دوسروں پہ کبھی پتھر نہیں پھینکتے
جو خود شیشے کے گھر میں بستے ہیں بھیا

سنا ہے ایسے گھروں میں رہنے والے تمام لوگ
اپنے کپڑے گھر کے باتھ روم میں بدلتے ہیں بھیا

اصغر کی ہر بات سو فیصد سچ ہوتی ہے
پھر آپ میری باتوں پہ کیوں ہنستے ہیں بھیا

......☆......

میری محبوبہ تھی بڑی پیاری
میں اسے سنا بیٹھا اپنی شاعری

جیسے اس نے سنی وہ شاعری
ہو گئی اس کو الرجی کی بیماری

اب اسے فون پہ گانے سناتا ہوں
اسے خوش رکھنا ڈیوٹی ہے ہماری

اب جب کبھی ڈانٹتی ہے پیاری
میں شروع کر دیتا ہوں شاعری

......☆......

قسمت کا کیسا کھیل ہے سائیں
کسی سے نہ ہوا میل ہے سائیں

دل کی سڑکیں سنسان پڑی ہیں
باہر گاڑیوں کی ریل پیل ہے سائیں

کوئی گاہک اسے لے ہی جائے گا
اپنا دل جو لگایا سیل ہے سائیں

پچھلے سال جس کو دل دیا تھا
وہی ظالم دے گیا تیل ہے سائیں

ہر کوئی اسی کے گُن گاتا ہے
جس کی جیب میں مال ہے سائیں

دنیا دولت کے پیچھے لگی ہے
اصغر کا کس کو خیال ہے سائیں

......☆......

دل کے سمندر میں ارماں آئے جاتے ہیں
غم مگرمچھ بن کر انہیں کھائے جاتے ہیں

سحری کے وقت روزہ تو رکھتے نہیں
رات کو یوں ہی وہی جمائے جاتے ہیں

کبھی شکاری کا جال کبھی صیاد کا قفس
ہم وہ پرندے ہیں جو پھڑ پھڑائے جاتے ہیں

پیر بابا کے اپنے بیٹے کو ویزہ نہیں ملتا
مگر اپنی مریدنیوں کی بگڑی بنائے جاتے ہیں

......☆......

ہر حال میں خوش رہنا کام ہے اپنا
ان کے دل میں آج کل قیام ہے اپنا

میرا تو ہر کام بڑا ہوتا ہے
مگر بہت چھوٹا سا نام ہے اپنا

شائد اس کے معیار پہ پورا اترے
پیاری نصدیقی کی نذر کلام ہے اپنا

نصدیقی کے نام اشعار جو کہے
بولی آج کل اصغر غلام ہے اپنا

......☆......

میں جب کبھی آجاتا ہوں مشاعرے میں
دکھا دیتا ہوں اپنے سامعین کو ستارے میں

گھر جا کر دل مانگنے کی نوبت ہی نہیں آئی
پڑوسن کی ساس نے دے دیا پہلے اشارے میں

سارا دن پڑوسن کی تعریفیں کرتے گزرا
آج رات وہ سوچتی رہے گی میرے بارے میں

پڑوسن کی ساس کی فرمائش کرنے کی دیر ہے
پھر ساری رات توڑتا رہتا ہوں آسماں سے تارے میں

......☆......

اپنی قسمت کا ستارہ چکر میں ہے
جو میرا خیر خواہ ہے وہ سفر میں ہے

میرا جو بھانجا لوگوں کو تیل دیا کرتا تھا
سنا ہے وہ آج کل رہائش پذیر قطر میں ہے

میری پریم کہانی میں کیدو آتے رہتے ہیں
اسی لیے پیار نہ میرے مقدر میں ہے

کباب سے ہڈی کو پیار سے نکال لیتا ہے
یہ معمولی سا ہنر تونا چیز اصغر میں ہے

......☆......

اے دوست تیرا دل بہلا رہا ہوں
جو ذہن میں آتا ہے لکھے جا رہا ہوں

یہ غزل ہے یا کے نثری نظم ہے
میں یہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہوں

یہ لکھتے ہوئے آنسو بہا رہا ہوں
اتنا تو بتا کیا میں تجھے یاد آ رہا ہوں

میری شاعری پہ غور نہ کرنا دوست
سمجھ لے مجبوری میں لکھے جا رہا ہوں

زندگی میں کسی کے اتنے ناز نہیں اٹھائے
جیسے آج کل تیرے ناز اٹھا رہا ہوں

میری بیگم نے اگر گھر سے نکال دیا
پھر سمجھ لینا میں تمہارے پاس آرہا ہوں

......☆......

مجھے ہر حال میں مسکرانے کی عادت ہے
کئی لوگوں کو اس عادت سے عداوت ہے

اس دنیا میں شائد ہی کوئی ایسا شاعر ہو گا
یہاں جس کی کبھی ہوئی نہ مخالفت ہے

کئی حاسد فضول باتیں کرتے رہے ہیں
ایسے لوگوں کو سمجھانا حماقت ہے

ان لوگوں کا شیوہ ہے چھپ کر وار کرنا
کسی کے سامنے آنے کی نہ طاقت ہے

چمچوں سے کہہ دو لوٹوں سے کہہ دو
میری کتاب ان کے خلاف بغاوت ہے

......☆......

جب سے دوست بنی ہے پیاری فرزانہ
بات بات پہ کرتی رہتی ہے جرمانہ

یہ صرف میرا ہی کمال ہے دوستو
جو حقیقت کو بنا دیتا ہوں فسانہ

اب پڑوسن کی ساس کہتی ہے
کیا مجھ سے خوبصورت ہے فرزانہ

میں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں
مجھے صرف تم سے تھا پیچھا چھڑانا

......☆......

فرزانہ پیاری کا ہوگیا ہے دل میں آنا جانا
جو مر کے بھی نہ ٹوٹے ہوا ہے ایسا یارانہ

وہ میری ممتاز پیاری میں اس کا شاہ جہاں
مجھے اس کی خاطر ایک تاج محل ہے بنانا

شیداں حمیداں نزدیکی پریتو اور پڑوسن
ان سب کو بنادوں گا الگ ایک ٹھکانہ

جب یہ سب محل میں رہائش پذیر ہوں گی
پھر انہیں ملے گا نہ لڑنے کا کوئی بھی بہانہ

پڑوسن کی ساس بڑی جھگڑالو عورت ہے
سوچتا ہوں میں نے اسے کہاں ہے پھنسانا

......☆......

رات سپنے میں ملی پرستان کی پری
بول تو کیا چاہتا ہے اصغر میرپوری

میں نے کہا ابھی تھوڑا انتظار کرو
تمہیں دیکھ کر گھوم رہی ہے کھوپڑی

میں نے پوچھا کیا پیار کی دولت ملے گی
ٹوٹی ہوئی ہے میرے دل کی جھونپڑی

بولی میری حالت بھی کچھ ایسی ہے
پھر میرے سینے سے لگ کر رو پڑی

......☆......

وہ کہتی ہے کیوں اوروں کا دل بہلاتے ہو
مجھے کیوں نہ کوئی تازہ کہانی سناتے ہو

اوروں کو تو بڑے پیار سے گلے لگاتے ہو
خوشی میں ہمیں کیوں بھول جاتے ہو

محفلوں میں تو تم ہنستے گاتے ہو
ہمیں دیکھ کر کیوں نہ مسکراتے ہو

لوگ تو تمہیں بھول جاتے ہوں گئے
مگر ہمیں تو تم کبھی نہ بھول پاتے ہو

ہمارا دل توڑ کر نہ جانے کیسے
رات کو تم سکون سے سو جاتے ہو

مجھے صرف اتنا پوچھنا ہے اصغر
یہ پیروڈی تم کس طرح بناتے ہو

……☆……

جس محترمہ نے کرایا ہے میرے خلاف پرچہ
ایک دن ڈھونڈ ہی لوں گا اس کے گھر کا پتہ

چلو کسی بہانے اس بیچاری کو خوشی ملی
ہم کس سے جا کر مانگیں جو ہمارا ہوا خرچہ

ہمارے پیار کی خبر پولیس تک پہنچ چکی ہے
اس کی ماں کہ پاس جاؤں گا لے کر اپنا رشتہ

مجھ جیسے دیوانے کا پیار ٹھکرا کر محترمہ
اپنے اس پردیسی کو کر نہ دینا دل شکستہ

یہاں جس سے بھی میرے بارے پوچھو گی
وہ کہے گا اصغر کا نہ پوچھو وہ ہے نرا فرشتہ

......☆......

معمولی باتوں پہ ہم آسماں سر پر اٹھایا نہیں کرتے
سنا ہے محترمہ پر دیسیوں کو منہ لگایا نہیں کرتے

ہماری زندگی میں وہ بنا اجازت چلے آتے ہیں
ہم دستک دیئے بنا ان کے گھر جایا نہیں کرتے

جس دریا میں کوئی جواں مچھلی نظر نہ آئے
ایسی جگہ ہم اپنا جال کبھی لگایا نہیں کرتے

ہمارا تخیل ہمار سخن کی پہچان ہے محترمہ
اس کے بال و پر کاٹ کر ہم اڑایا نہیں کرتے

جو مسافر پردیس کو اپنا دیس بنا لیتے ہیں
پھر وہ اپنے وطن لوٹ کر آیا نہیں کرتے

......☆......

کتنی خون خوار ہیں تیری آنکھیں
سنا ہے بڑی بیمار ہیں تیری آنکھیں

چشمہ لگا کر ابھی انہیں نظر نہیں آتا
ترمیم کرتی ہیں بار بار تیری آنکھیں

میری آنکھوں سے یہ کیسے ملیں گی
جو آپس میں نہیں ملتیں یار تیری آنکھیں

تمہاری طرح میری نظر بھی کمزور ہے
کیا میں لے سکتا ہوں ادھار تیری آنکھوں

میری شاعری پہ ان کی نظر رہتی ہے
مجھ سے کرتی پیار ہیں تیری آنکھیں

......☆......

کیا بتاؤں آج کیوں پریشاں بیٹھا ہوں
میں لٹا کر اپنے دل کا جہاں بیٹھا ہوں

دیوانگی میں آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا
اس بات کا علم نہیں کہاں بیٹھا ہوں

کیا کہا آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے
یہ بات سن کر میں حیراں بیٹھا ہوں

اس دور کے عشق سے میری توبہ
آ دیکھ پکڑ کر دونوں کان بیٹھا ہوں

......☆......

میرا حریف بڑا نادان ہے اسے کچھ نہ کہنا
وہ محفل کی جان ہے اسے کچھ نہ کہنا

شاعری میں ذرا چور بازاری کرتا ہے
وہ ہو گیا شیطان ہے اسے کچھ نہ کہنا

ساجن نے اسے سر پہ چڑھا رکھا ہے
بڑھاپے میں جوان ہے اسے کچھ نہ کہنا

اصغر کسی طرح لکھنے سے باز نہیں آتا
اس لیے پریشان ہے اسے کچھ نہ کہنا

......☆......

چاروں اور اندھیرا ہے تنہائی ہے
نہ ہی وہ آئے نہ ہی نیند آئی ہے

ہماری ویب پہ نمبر بڑھانے کی خاطر
پھر اس نے پرانی شاعری لگائی ہے

تھوڑی سی اس کی اپنی محنت ہے
باقی سب کسی اور کی چرائی ہے

آنکھوں میں نیند بھلا کیسے آئے
ابھی نیند کی گولی نہ کھائی ہے

آپ کیوں حیران ہوتے ہیں دوست
پہلی بار ہم نے پیروڈی بنائی ہے

......☆......

وہ جب بھی اداس ہوتے ہیں
ہم ان کے آس پاس ہوتے ہیں

وہ کسی پہ طنز نہیں کرتے
جو لوگ اعلیٰ کلاس ہوتے ہیں

خوش نصیب ہے وہ شاعرہ جسے
داد دینے کو ساجن پاس ہوتے

کئی لوگوں کے دلوں میں گندگی
اور تن پہ اجلے لباس ہوتے ہیں

......☆......

میرے دل کی جو محبت بھری کتاب ہے
اس میں وہ رکھتی پیار کے گلاب ہے

وہ ہر روز یہ بات دہراتی رہتی ہے
ایک دن لینا تجھ سے پرانا حساب ہے

کہا زہے نصیب میں آپ کے قربان جاؤں
میرا دل بھی اس کے لیے بے تاب ہے

بولی ابھی میرے پاس کیوں نہیں آتے
میں نے کہا آج میری نیت خراب ہے

بولی پھر اسے کون آکر روکے گا اصغر
میرے دل میں جو پیار کا سیلاب ہے

......☆......

ایک مسافر حسینہ مجھے پیاری لگتی ہے
میں ڈرائیور وہ میری سواری لگتی ہے

گاڑی میں جب اسے گھمانے لے جاتا ہوں
اس کے بعد کچھ زیادہ بھاری لگتی ہے

جب دھونس جما کر وہ بات کرتی ہے
پھر وہ تھانیدارنی سرکاری لگتی ہے

وہ میرے پیچھے کچھ ایسی لگی ہے
جیسے مریض کو بیماری لگتی ہے

......☆......

جانے مجھ میں کیا ڈھونڈتی رہتی ہیں تیری آنکھیں
تن من کے ایکسرے کرتی رہتی ہیں تیری آنکھیں

کاجل بھرے تیرے نینا بڑے پراسرار لگتے ہیں
میری آنکھوں کو ڈراتی رہتی ہیں تیری آنکھیں

لوگ تمہیں کسی اور دنیا کی مخلوق نہ سمجھیں
جو رات بھر بھٹکتی رہتی ہیں تیری آنکھیں

تم کیا جانو یہ تم سے زیادہ خوفناک لگتی ہیں
جو نفرت سے مجھے تکتی رہتی ہیں تیری آنکھیں

اب ان کا اس کے سوا کوئی اور کام ہی نہیں
شہر کے بچوں کو ڈراتی رہتی ہیں آنکھیں

......☆......

ہر کوئی مجھ سے پرایا ہو گیا ہے
یہ کیا ستم میرے خدا یا ہو گیا ہے

کسی کی چار دن کی دوستی میں
ہماری جیب کا صفایا ہو گیا ہے

کسی دل میں جگہ نہیں ملتی
اب بڑا مہنگا کرایہ ہو گیا ہے

اب کیسے کسی کو دیوانہ بناؤں
ختم سارا سرمایہ ہو گیا ہے

......☆......

جب سے کسی سے یاری ہو گئی ہے
اس دن سے دنیا پیاری ہو گئی ہے

اسے خوش رکھنا ہی کام ہے اپنا
اس بات کی پوری تیاری ہو گئی ہے

یہ نہ ہو یہ محبت بھی ناکام ہو جائے
لوگ کہیں محبت ناکام تمہاری ہو گئی ہے

پڑوسن بھی سب سے کہتی پھرتی ہے
جو کل ملی وہ مجھ سے زیادہ پیاری ہو گئی ہے

......☆......

ہم نے بھلا آپ کا کیا بگاڑا ہے جناب
جو میرے دل کا گلشن اجاڑا ہے جناب

یہاں اور لوگوں کے کتنے باغ تھے
پھر میرا گلزار کیوں تاڑا ہے جناب

میری آنکھوں میں کیوں جھانکتے ہو
کیا وہاں کوئی نیا اکھاڑا ہے جناب

ہم تو تمام عمر نہ سنبھل سکے صاحب
عشق نے کچھ ایسا پچھاڑا ہے جناب

ہم نے خاکساری کیا اختیار کر لی
سبھی نے مٹی کی طرح لتاڑا ہے جناب

لگتا ہے آپ سچ کا سامنا نہیں کر سکتے
میرا خط پڑھے بنا کیوں پھاڑا ہے جناب

......☆......

زندگی میں بڑے مصائب ہیں میاں
خوشیاں زیست سے غائب ہیں میاں

آنکھ ملائی نہیں اور دل تک چلے آئے
دل میں آنے کے کچھ آداب ہیں میاں

زندگی میں بڑے پیارے دوست ملے
مگر آپ سب سے لا جواب ہیں میاں

پڑوسن کے سامنے مجھے برا نہ کہنا
اپنی ہمسائی کی زندگی کا خواب ہیں میاں

......☆......

اپنے سر میں محبت کا جنون رکھتے ہیں
آنکھ پہ چشمہ ہاتھ میں فون رکھتے ہیں

ہماری جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں ہے
پھر بھی دعویٰ ہے جیب میں قانون رکھتے ہیں

ہمارے سکول کے دو یار تھیوں کے لیے
ہم عشق کا ایک مضمون رکھتے ہیں

جانے کب کوئی سوہنی زندگی میں آئے
ہر روز مسالہ مچھلی بھون رکھتے ہیں

......☆......

وہ پیار محبت کو کھیل جانتے ہیں
کیسے دنیا ہے کسی کو تیل جانتے ہیں

وہ پیغام تو کوئی بھیجتے نہیں
وگرنہ میرا ای میل جانتے ہیں

جو رات پلس تھانے میں گزرے
جیل کو ہم سسرال جانتے ہیں

جن کو کوئی محبوب نہیں ملتا
وہ ٹپکانا اپنی رال جانتے ہیں

دال درد سوادنے مار چھڈیا
گاتے ہیں جو دال کھاتے ہیں

......☆......

میرے اس یار کی ہر بات پھیکی ہے
جس کے روح کی غذا موسیقی ہے

میں ابھی تک فیصلہ کر نہیں پاتا
وہ چڑیا ہے یا زہر کی شیشی ہے

کھا کھا کر جسم پھول گیا ہے لیکن
باتوں میں ابھی بھی باریکی ہے

ہمارے دلوں میں جتنی دوری ہے
رہائش میں اتنی نزدیکی ہے

جب سے وہ شکر کھانے لگی ہے
تب سے اس کی ہر بات میٹھی ہے

......☆......

ہمیں پھولوں نے مارا نہ خاروں نے مارا
ہمیں تو ہمارے ہی پیاروں نے مارا

دشمنوں میں کب اتنی ہمت تھی
جب بھی ہمیں مارا یاروں نے مارا

روتی کپڑا مکان اور فرزانہ خان
ہم کو تو مل کر چاروں نے مارا

روبرو دوستی پیٹھ پیچھے دشمنی
ہمیں کچھ ایسے غمخواروں نے مارا

......☆......

ہمارے سر پر کوئی بام نہیں ہے
کرنے کو کوئی کام نہیں ہے

سوکھ کر بری حالت ہو گئی ہے
گھر میں کھانے کو طعام نہیں ہے

یہ ہماری خطاؤں کا نتیجہ ہے
اس کا کسی پہ الزام نہیں ہے

......☆......

ہم بندے بڑے ناچیز ہیں
صرف آپ کے عزیز ہیں

کافی لوگوں کا کہنا ہے
کہ ہم سب کے دلعزیز ہیں

پیاری کی رائے میں ہم
تھوڑے سے بدتمیز ہیں

میری پڑوسن کہتی ہے
ہم اس کے گلے کا تعویذ ہیں

......☆......

زندگی میں ذرا بھی نہ سکون ہے
پھر بھی سر میں محبت کا جنون ہے

یہ الفت کا کرشمہ ہے سردی میں بھی
جو لوہے کی طرح گرم ہمارا خون ہے

باہر تو ابھی اکتوبر کی آمدورفت ہے
یوں لگتا ہے ہمارے اندر جون ہے

ہمارے دل کا پارہ اتنا چڑھ گیا تھا
اس پہ چار کلو گوشت لیا بھون ہے

......☆......

محبت میں مقدر آزمانا آ گیا ہے
چوٹ کھا کر مسکرانا آ گیا ہے

الفت میں ہم اتنے ماہر ہو گئے ہیں
ہنستے ہوئے دھوکہ کھانا آ گیا ہے

زندگی میں تیری کمی تھی
تمہیں پاکر ہمیں جینا آ گیا ہے

زندگی میں اتنے استاد ملے
اب غم کے ساز پہ گانا آ گیا ہے

......☆......

ایک حسینہ بڑی متوالی ہے
جس ظالم کا ہر کام جعلی ہے

یہ نہ سمجھو کہ بھولی بھالی ہے
آنکھ میں کاجل گال پہ لالی ہے

اسے اپنا پریم پتر تو بھیج دیا
لگتا ہے کوئی آفت آنے والی ہے

نہ جانے اپنا کیا انجام ہو گا
اس کا بھائی منسٹر بیٹا موالی ہے

......☆......

یہ کس کی لے کر آج کار گھومتے ہو
آج اکیلے ہی کیوں سرکار گھومتے ہو

خیال رکھنا کسی کے بچے نہ ڈر جائیں
نئے کپڑے پہن کر جو سر بازار گھومتے ہو

اس روز ہمیں بھی اپنے ساتھ لے لیا کرو
جس روز یوں ہی بیکار گھومتے ہو

آپ کی ایک نگاہ سے لوگ مر جاتے ہیں
کیوں ساتھ لے کر پہریدار گھومتے ہو

دن رات مجھے چکر پہ چکر آتے ہیں
میرے ذہن میں جب بار بار گھومتے ہو

......☆......

اس بات سے سبھی لوگ دھنگ ہیں پیارے
میری شاعری میں کتنے رنگ ہیں پیارے

لوگوں کی نظروں میں بڑے فراخ دل ہیں
مگر حقیقت میں ہاتھ بڑے تنگ ہیں پیارے

ہم غریب لوگ بڑے امن پسند ہوتے ہیں
آپ ہم سے کیوں کرتے جنگ ہیں پیارے

اصغر تیرے دوستوں کی فہرست میں نہیں
ہم پھر بھی تیرے در کے ملنگ ہیں پیارے

......☆......

ہماری راہ میں کبھی چمچے کبھی کانٹے آتے ہیں
ہمارے لیے نصدیقی کہ دیس سے پروٹھے آتے ہیں

نہ جانے ہمارے بخت کو ہم سے کیا بیر ہو گیا ہے
جو ہمارے تعاقب میں سبھی لوٹے آتے ہیں

ہم خوف کے مارے اپنا راستہ بدل لیتے ہیں
جب ہمارے سامنے فیقی پان چباتے آتے ہیں

ہم جب بھی نصدیقی سے ملنے جاتے ہیں
سر پہ لگی چوٹوں کو ہم سلاتے آتے ہیں

......☆......

جب سے پیار ہوا ہے پیاری دلبر سے
بیگم نے نکال دیا ہے مجھے گھر سے

انجانے میں یہ کیسی خطا ہو گئی
مجھ جیسے وفا کے انمول پتھر سے

پھولوں کے نیچے کانٹے بچھاتا ہوں
شاید کسی دن پیاری گزرے ادھر سے

میری شاعری پہ جو داد دیا کرتے تھے
آج سواگت کرتے ہیں انڈوں و ٹماٹر سے

اب تو پڑوسن بڑی باذوق ہو گئی ہے
آج کل وہ شاعری سنتی نہیں اصغر سے

......☆......

ہماری سمت کوئی نگاہ نہیں کرتا
شاید اسی لیے دل ٹھاہ ٹھاہ نہیں کرتا

ہمسائی میرے بھائی سے کہتی ہے
ایسے پڑوسی سے کوئی نباہ نہیں کرتا

مجھ کو کنجوس سمجھ کر کہتی ہے
میری خاطر دولت تباہ کیوں نہیں کرتا

میری پڑوسن کو اس بات کی کیا خبر
اصغر اس کی خاطر کیا کیا نہیں کرتا

......☆......

آج کل کوئی ملتا نہیں گرم جوشی سے
ہر کوئی ملتا ہے بڑی خاموشی سے

بھوک کے مارے جب لکھا نہیں جاتا
ہمسائی کھانا دے دیتی ہے پردہ پوشی سے

جیب کے ساتھ اپنا دل بھی جلا بیٹھے
اب پرہیز کرتے ہیں سگریٹ نوشی سے

میری طرح زندگی بھر روتے رہو گئے
کبھی پیار نہ کرنا کسی پردیسی سے

سبھی ہمسائیاں دور ہوتی جا رہی ہیں
کوئی بات نہیں کرتی اصغر پڑوسی سے

......☆......

میرے سپنوں کی ایسی اک رانی ہے سائیں
جو اپنے دس بچوں کی نانی ہے سائیں

نئے لوگوں کو تو یہ پریم کہانی نئی لگے گی
کیا ہوا جو حقیقت میں یہ پرانی ہے سائیں

سننے والے بور ہو کر سوتے ہیں تو سونے دے
ہمیں ہر حال میں اپنی کہانی سنانی ہے سائیں

ہمارا بھی محبوب ہوتا تو ہم بھی دکھی ہوتے
خوش رہتے ہیں یہ مقدر کی مہربانی ہے سائیں

عجیب پاگل ہیں جو مجھے دیوانہ کہتے ہیں
اگر میں دیوانہ تو کون میری دیوانی ہے سائیں

......☆......

سنا تھا شعرا بڑے پان کھاتے ہیں
مگر کچھ تو صرف کان کھاتے ہیں

ان کی آواز سریلی کیوں ہوتی ہے
جانے کیا ریڈیو کے میزبان کھاتے ہیں

چھ دن لوگوں کا بیجا کھاتے گزرتے ہیں
اتوار کو ہم پائے اور نان کھاتے ہیں

دور حاضر کے مسلماں کا یہ حال ہے
پیسوں کے عوض قسم قرآن کھاتے ہیں

میرے دل میں رہنا ہے تو امن سے رہو
آپ ہر روز کیوں میری جان کھاتے ہیں

......☆......

ہم سوئے تھے بالوں میں خضاب لگا کر
وہ خواب میں چلے آئے حجاب لگا کر

ان کے چہرے پہ رونق آجاتی ہے
ہم جب سلام کرتے ہیں آداب لگا کر

ہماری زندگی میں بہار آ جاتی ہے
جب میرے گھر آتے ہیں گلاب لگا کر

آج کس کی تلاش میں نکلے ہو
اتنا بڑا چشمہ اصغر صاحب لگا کر

......☆......

ذرا میری عرض سنو تو میرے ہمنوا
کب سے بنے ہو سیاسی پارٹی کے پیشوا

خدا عوام کو آپ سے محفوظ رکھے
کیا ہو گا اگر آپ بن گئے ہمارے رہنما

میری ہمسائیاں جینے نہیں دیتیں
آ ان سب سے میرا پیچھا چھڑا

پڑوسن کے دل سے بسترا اٹھا لایا
اب تو مجھ اپنے من میں دے جگہ

اگر تیرے ہاں خالی نہیں ہے کمرہ
پھر مجھے نصدیقی کا دے پتہ

......☆......

جب تک پیاری کا نامہ میرے نام نہیں آتا
تب تک میرے بے چین دل کو آرام نہیں آتا

کسی کے لیے محبت بھرے خط کا جواب نہ دیں
ہمیں تو اس طرح کا کوئی کام نہیں آتا

پہلے تو بن بلائے چلے آتے تھے پیارے
اب پلانے اپنی آنکھوں کے جام نہیں آتا

سنا تھا عاشق معشوق کا ملن بھی ہوتا ہے
ہماری کہانی میں کیوں ایسا مقام نہیں آتا

......☆......

جیسے ہی اپنی ناکام محبت کی روداد سنائی
اسے سن کر رونے لگی میری ہر ہمسائی

میری داستان محبت سن کر پڑوسن بولی
یہ کہانی لگتی ہے مجھے سنی سنائی

میں نے کہا جان من تم سچ کہتی ہو
اسی پریم کتھا میں ولن تھے تیرے بھائی

یہ سنتے شرم سے پانی پانی ہو گئی
اس کے بعد اس نے کبھی ٹانگ نہ اڑائی

......☆......

میرے دل کی جو محبت بھری کتاب ہے
اس میں وہ رکھتی پیار کے گلاب ہے

وہ ہر روز یہ بات دھراتی رہتی ہے
ایک دن لینا تجھ سے پرانا حساب ہے

کہا زہے نصیب میں آپ کے قربان جاؤں
میرا دل بھی اس کے لیے بے تاب ہے

بولی ابھی میرے پاس کیوں نہیں آتے
میں نے کہا آج میری نیت خراب ہے

بولی پھر اسے کون آ کر روکے گا اصغر
میرے دل میں جو پیار کا سیلاب ہے

......☆......

دل پر کچھ ایسا وار کر گیا ہے کوئی
میرے سوا درد بیدار کر گیا ہے کوئی

جو پیار کے محل بنائے تھے ہم نے
پل بھر میں انہیں مسمار کر گیا ہے کوئی

جسے پھول سا نازک سمجھا تھا
میری زیست کو پر خار کر گیا ہے کوئی

اگر وہ ملے تو اسے صرف اتنا کہنا
تیری جدائی سے مر گیا ہے کوئی

......☆......

ہمیں اس سے پیار اس سبب سے ہے
کہ اسے بھی محبت اردو آدب سے ہے

جو مقدر میں نہ تھا اگر وہ نہیں ملا
ہمیں کوئی نہ شکوہ اپنے رب سے ہے

اس دن سے میں شب بھر جاگتا رہتا ہوں
میری زندگی میں وہ آیا جب سے ہے

دنیا کی نظر میں ہم دونوں اجنبی سہی
ہمارا رشتہ اک دوجے کے قلب سے ہے

......☆......

آنکھوں میں جن کے سراب رہتے ہیں
ہم دیکھتے انہی کے خواب رہتے ہیں

ہمیں آپ سے ایک بات پوچھنی ہے
آپ کیوں ہم سے دور جناب رہتے ہیں

کیسے کوئی خوشیوں بھرا گیت گاؤں
ہم ددرد کے سمندر میں غرقاب رہتے ہیں

پھولوں سے سیکھا ہے جینے کا قرینہ
کانٹوں کے درمیاں بنکر گلاب رہتے ہیں

……☆……

اپنی زیست میں ایک ایسی حسینہ ہے
میرا سکون دل جس نے چھینا ہے

اس کے سوا اسے اور کوئی نہیں
مجھے ستانا اس کے جینے کا قرینہ ہے

میرے دل میں اس کے لیے محبت ہے
اس کے دل میں میرے لیے کینہ ہے

گلے ملتے ہی نفرت دور کر دے گا
ہمارا پیار و محبت سے بھرا سینہ ہے

......☆......

جس محترمہ نے کرایا ہے میرے خلاف پرچہ
ایک دن ڈھونڈ ہی لوں گا اس کے گھر کا پتہ

چلو کسی بہانے اس بیچاری کو خوشی ملی
ہم کس سے جا کر مانگیں جو ہمارا ہوا خرچہ

ہمارے پیار کی خبر پولیس تک پہنچ چکی ہے
اس کی ماں کے پاس جاؤں گا لے کر اپنا رشتہ

مجھ جیسے دیوانے کا پیار ٹھکرا کر محترمہ
اپنے اس پردیس کو کر نہ دینا دل شکستہ

یہاں جس سے بھی میرے بارے میں پوچھو گی
وہ کہے گا اصغر کا نہ پوچھو وہ ہے نرا فرشتہ

......☆......

معمولی باتوں پہ ہم آسماں سر پہ اٹھایا نہیں کرتے
سنا ہے محترمہ پردیسیوں کو منہ لگایا نہیں کرتے

ہماری زندگی میں وہ بنا اجازت چلے آتے ہیں
ہم دستک دیئے بنا ان کے گھر جایا نہیں کرتے

جس دریا میں کوئی جواں مچھلی نظر نہ آئے
ایسی جگہ ہم اپنا جال کبھی لگایا نہیں کرتے

ہمارا تخیل ہمارے سخن کی پہچان ہے محترمہ
اس کے بال و پر کاٹ کر ہم اڑیا نہیں کرتے

جو مسافر پردیس کو اپنا دیس بنا لیتے ہیں
پھر وہ اپنے وطن لوٹ کر آیا نہیں کرتے

.....☆......

کتنی خون خوار ہیں تیری آنکھیں
سنا ہے بڑی بیمار ہیں تیری آنکھیں

چشمہ لگا کر بھی انہیں نظر نہیں آتا
ترمیم کرتی ہیں بار بار تیری آنکھیں

میری آنکھوں سے یہ کیسے ملیں گی
جو آپس میں نہیں ملتیں یار تیری آنکھیں

تمہاری طرح میری نظر بھی کمزور ہے
کیا میں لے سکتا ہوں ادھار تیری آنکھیں

میری شاعری پہ ان کی نظر رہتی ہے
مجھ سے کرتی پیار ہیں تیری آنکھیں

......☆......

اس بات سے سبھی لوگ دھنگ ہیں پیارے
میری شاعری میں کتنے رنگ ہیں پیارے

لوگوں کی نظروں میں بڑے فراخ دل ہیں
مگر حقیقت میں ہاتھ بڑے تنگ ہیں پیارے

ہم غریب لوگ بڑے امن پسند ہوتے ہیں
آپ ہم سے کیوں کرتے جنگ ہیں پیارے

اصغر تیرے دوستوں کی فہرست میں انہیں
ہم پھر بھی تیرے در کے ملنگ ہیں پیارے

......☆......

جب سے پیار ہوا ہے پیاری دلبر سے
بیگم نے نکال دیا ہے مجھے گھر سے

انجانے میں یہ کیسی خطا ہو گئی
مجھ جیسے وفا کے انمول پتھر سے

پھولوں کے نیچے کانٹے بچھاتا ہوں
شائد کسی دن پیاری گزرے ادھر سے

میری شاعری پہ جو داد دیا کرتے تھے
آج سواگت کرتے ہیں انڈوں و ٹماٹر سے

اب تو پڑوسن بڑی باذوق ہو گئی ہے
آج کل وہ شاعری سنتی نہیں اصغر سے

......☆......

آج کل کوئی ملتا نہیں گرم جوشی سے
ہر کوئی ملتا ہے بڑی خاموشی سے

بھوک کے مارے جب لکھا نہیں جاتا
ہمسائی کھانا دے دیتی ہے پردہ پوشی سے

جیب کے ساتھ اپنا دل بھی جلا بیٹھے
اب پرہیز کرتے ہیں سگریٹ نوشی سے

میری طرح زندگی بھر روتے رہو گئے
کبھی پیار نہ کرنا کسی پردیسی سے

سبھی ہمسائیاں دور ہوتی جا رہی ہیں
کوئی بات نہیں کرتی اصغر پڑوسی سے

......☆......

میرے سپنوں کی ایسی اک رانی ہے سائیں
جو اپنے دس بچوں کی نانی ہے سائیں

نئے لوگوں کو تو یہ پریم کہانی نئی لگے گی
کیا ہوا جو حقیقت میں یہ پرانی ہے سائیں

سننے والے بور ہو کر سوتے ہیں تو سونے دے
ہمیں ہر حال میں اپنی کہانی سنانی ہے سائیں

ہمارا بھی محبوب ہوتا تو ہم بھی دکھی ہوتے
خوش رہتے ہیں یہ مقدر کی مہربانی ہے سائیں

عجیب پاگل ہیں جو مجھے دیوانہ کہتے ہیں
اگر میں دیوانہ تو کون میری دیوانی ہے سائیں

……☆……

اب تو پڑوسن یوں میزبانی کرتی ہے
اپنے گھر بلا کر شیطانی کرتی ہے

ہم تو اس کی ہر ادا پہ مرتے ہیں
جو ہمارے ساتھ بے ایمانی کرتی ہے

میں جب اس سے بات نہیں کرتا
پھر وہ میری قدر دانی کرتی ہے

پورے محلے کے شکوے شکایتیں
وہ کبھی ختم نہ کہانی کرتی ہے

اب پھولوں کے بدلے پتھر مارتی ہے
پہلے سے زیادہ مہربانی کرتی ہے

......☆......

ایک کافر حسینہ مجھے پیاری لگتی ہے
میں ڈرائیور وہ میری سواری لگتی ہے

گاڑی میں جب اسے گھمانے لے جاتا ہوں
اس کے بعد کچھ زیادہ بھاری لگتی ہے

جب دھونس جما کر وہ بات کرتی ہے
پھر وہ تھانیدارنی سرکاری لگتی ہے

وہ میرے پیچھے کچھ ایسی لگی ہے
جیسے مریض کو بیماری لگتی ہے

......☆......

سنا تھا شعرا بڑے پان کھاتے ہیں
مگر کچھ تو صرف کان کھاتے ہیں

ان کی آواز سریلی کیوں ہوتی ہے
جانے کیا ریڈیو کے میزبان کھاتے ہیں

چھ دن لوگوں کا بیجا کھاتے گزرتے ہیں
اتوار کو ہم پائے اور نان کھاتے ہیں

دور حاضر کے مسلماں کا یہ حال ہے
پیسوں کے عوض قسم قرآن کھاتے ہیں

میرے دل میں رہنا ہے تو امن سے رہو
آپ ہر روز کیوں میری جان کھاتے ہیں

......☆......

ہم سوئے تھے بالوں میں خضاب لگا کر
وہ خواب میں چلے آئے حجاب لگا کر

ان کے چہرے پہ رونق آجاتی ہے
ہم جب سلام کرتے ہیں آداب لگا کر

ہماری زندگی میں بہار آجاتی ہے
جب میرے گھر آتے ہیں گلاب لگا کر

آج کس کی تلاش میں نکلے ہو
اتنا بڑا چشمہ اصغر صاحب لگا کر

......☆......

ہم نے بھلا آپ کا کیا بگاڑا ہے جناب
جو میرے دل کا گلشن اجاڑا ہے جناب

یہاں اور لوگوں کے کتنے باغ تھے
پھر میرا گلزار کیوں تازا ہے جناب

میری آنکھوں میں کیوں جھانکتے ہو
کیا وہاں کوئی نیا اکھاڑا ہے جناب

ہم تو تمام عمر نہ سنبھل سکے صاحب
عشق نے کچھ ایسا پچھاڑا ہے جناب

ہم نے خاکساری کیا اختیار کر لی
سبھی نے مٹی کی طرح لتاڑا ہے جناب

لگتا ہے آپ سچ کا سامنا نہیں کر سکتے
میرا خط پڑھے بنا کیوں پھاڑا ہے جناب

......☆......

دل کے سمندر میں ارماں آئے جاتے ہیں
غم مگرمچھ بن کر انہیں کھائے جاتے ہیں

سحری کے وقت روزہ تو رکھتے نہیں
رات یوں ہی دہی جمائے جاتے ہیں

کبھی شکاری کا جال کبھی صیاد کا قفس
ہم وہ پرندے ہیں جو پھڑ پھڑائے جاتے ہیں

پیر بابا کے اپنے بیٹے کو ویزہ نہیں ملتا
مگر اپنی میردنیوں کی بگڑی بنائے جاتے ہیں

......☆......

ہماری راہ میں کبھی چمچے کبھی کانٹے آتے ہیں
ہمارے لیے نصدیقی کے دیس سے پروٹھے آتے ہیں

نہ جانے ہمارے سخت کو ہم سے کیا بیر ہو گیا ہے
جو ہمارے تعاقب میں سبھی لوٹے آتے ہیں

ہم خوف کے مارے اپنا راستہ بدل لیتے ہیں
جب ہمارے سامنے وہ پان چبانے آتے ہیں

ہم جب بھی ان سے ملنے جاتے ہیں
سر پہ لگی چوٹوں کو ہم سلاتے آتے ہیں

......☆......

زندگی میں بڑے مصائب ہیں میاں
خوشیاں زیست سے غائب ہیں میاں

آنکھ ملائی نہی اور دل تک چلے آئے
دل میں آنے کے کچھ آداب ہیں میاں

زندگی میں بڑے پیارے دوست ملے
مگر آپ سب سے لاجواب ہیں میاں

پڑوسن کے سامنے مجھے برا نہ کہنا
اپنی ہمسائی کی زندگی کا خواب ہیں میاں

......☆......

میں جب کبھی آ جاتا ہوں مشاعرے میں
دکھا دیتا ہوں اپنے سامعین کو ستارے میں

گھر جا کر دل مانگنے کی نوبت ہی نہیں آئی
پڑوسن کی ساس نے دل دے دیا پہلے اشارے میں

سارا دن پڑوسن کی تعریفیں کرتے گزرا
آج رات وہ سوچتی رہے گی میرے بارے میں

پڑوسن کی ساس کی فرمائش کرنے کی دیر ہے
پھر ساری توڑتا رہتا ہوں آسماں سے تارے میں

......☆......

اپنی قسمت کا ستارہ چکر میں ہے
جو میرا خیر خواہ ہے وہ سفر میں ہے

میرا جو بھانجا لوگوں کو تیل دیا کرتا تھا
سنا ہے وہ آج کل رہائش پذیر قطر میں ہے

میری پریم کہانی میں کیدو آتے رہتے ہیں
اسی لیے پیار نہ میرے مقدر میں ہے

کباب سے ہڈی کو پیار سے نکال لیتا ہے
یہ معمولی سا ہنر تو ناچیز اصغر میں ہے

......☆......

اے دوست تیرا دل بہلا رہا ہوں
جو ذہن میں آتا ہے لکھے جا رہا ہوں

یہ غزل ہے یا کے نثری نظم ہے
میں یہ فیصلہ نہ کر پا رہا ہوں

یہ لکھتے ہوئے آنسو بہا رہا ہوں
اتنا تو بتا کیا میں تجھے یاد آرہا ہوں

میری شاعری پہ غور نہ کرنا دوست
سمجھ لے مجبوری میں لکھے جا رہا ہوں

زندگی میں کسی کے اتنے ناز نہیں اٹھائے
جیسے آج کل تیرے ناز اٹھا رہا ہوں

میری بیگم نے اگر گھرے سے نکال دیا
پھر سمجھ لینا میں تمہارے پاس آ رہا ہوں

......☆......

جب سے دوست بنی ہے پیاری ترانہ
بات بات پہ کرتی رہتی ہے جرمانہ

یہ صرف میرا ہی کمال ہے دوستو
جو حقیقت کو بنا دیتا ہوں فسانہ

اب پڑوسن کی ساس کہتی ہے
کیا مجھ سے خوبصورت ہے فرزانہ

میں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں
مجھے صرف تم سے تھا پیچھا چھڑانا

......☆......

ترانہ پیاری کا ہو گیا ہے دل میں آنا جانا
جو مر کے بھی نہ ٹوٹے ہوا ہے ایسا یارانہ

وہ میری ممتاز پیاری میں اس کا شاہ جہاں
مجھے اس کی خاطر ایک تاج محل ہے بنانا ہے

شیداں حمیداں نزدیکی پریتو اور پڑوسن
ان سب کو بنا دوں گا الگ ایک ٹھکانہ

جب یہ سب محل میں رہائش پذیر ہوں گی
پھر انہیں ملے گا نہ لڑنے کا کوئی بھی بہانہ

پڑوسن کی ساس بڑی جھگڑالو عورت ہے
سوچتا ہوں میں نے اسے کہاں ہے پھنسانا

......☆......

اب ایک ایسی نئ کتاب تصنیف کروں گا
جس میں جمال یار کی تعریف کروں گا

اس کا حسن کسی مبالغہ آرائی کا محتاج نہیں
نہ ہی اپنی جانب سے کچھ تحریف کروں گا

کئی دنوں سے میں یہاں منتظر بیٹھا ہوں
تیری دید سے درد جدائی میں تخفیف کروں گا

عید کے دن بھی اگر تمہاری یہی روش رہی
پھر میں ہی وہاں آنے کی تکلیف کروں گا

......☆......

جنون شاعری کا جس سر میں رہتا ہے
سدا ہی فاقہ ایسے گھر میں رہتا ہے

اس داماد کی کوئی امید بر نہیں آتی
جو جوان سسر کے گھر میں رہتا ہے

پڑوسن کی آنکھیں ہیں یا کوئی کیمرہ
اصغر جہاں ہو اس کی نظر میں رہتا ہے

......☆......

ایک بار دل ادھار دیجیئے مجھے
پھر بیشک بار دیجیئے مجھے

ہمیں بھی زندگی حسیں لگے
اتنا زیادہ پیار دیجیئے مجھے

آپ کے دل میں بنا اجازت آ سکوں
صرف اتنا اختیار دیجیئے مجھے

......☆......

ہمسائی کا پہلا پیار ہوں
وہی بچپن والا یار ہوں

پڑوسن کو چھیڑنے والا
میں دوسرا گناہ گار ہوں

مکھانہ جیسے لوگوں
کے گھر جاتا لگا تار ہوں

میں اور کچھ کھاؤں یا نہ
بیجا کھاتا بار بار ہوں

رسٹی خوش نہیں رہتی
بٹرنگ کرتا بے شمار ہوں

......☆......

ہم پہ پہلے جیسی نوازش ہو رہی ہے
پھر ہمارے خلاف سازش ہو رہی ہے

مجھے دال میں سب کالا نظر آتا ہے
جو تحفوں کی بارش ہو رہی ہے

پڑوسن نیا سوٹ پہن کر ملتی ہے
یوں حسن کی نمائش ہو رہی ہے

رسّی اور جھوٹھن جانے کہاں ہیں
آج بھی ان کی تلاش ہو رہی ہے

......☆......

جس دن سے اپنی پڑوسن سے یاری لگی ہے
اسی دن سے اس کی ساس بھی پیاری لگی ہے

دونوں ایک دوسری سے بڑھ کر پیار کرتی ہیں
بہو کے مقابل ساس کی ہر بات قراری لگی ہے

بچپن میں سب لوگ ہم سے کتراتے ہی رہے
اب سبھی کو میرے پیار کی بیماری لگی ہے

سب لوگ اب بھی تجھے نظر انداز کرتے ہیں
تمہاری یہ خوش فہمی ہمیں پیاری لگی ہے

......☆......

اصغر دن بھر شاعری کرتا ہے
پڑوسن کا کتا چوکیداری کرتا ہے

اب مرغیاں چرانے کی ہمت نہیں
اب بیچارہ دلوں کی چوری کرتا ہے

میرا دل اور کسی کی بات نہیں سنتا
پڑوسن کی ہر بات پوری کرتا ہے

پڑوسن کی ساس جب ملتی ہے
اس سے باتیں ضروری کرتا ہے

مکھانہ سے پیار کا یہی حال ہے
جلدی جلدی بات ادھوری کرتا ہے

......☆......

ہمارے پیار کا چرچہ تو عام ہے
خدا جانے کیا ہونا اس کا انجام ہے

میرے منہ سے مٹھاس جاتی نہیں
کتنا میٹھا سا مکھانہ کا نام ہے

اسے چاہیئے شکر سے پرہیز کرے
دونوں میٹھے ملانا خطرے کا کام

اس کی ساس سے محبت کے سوا
اصغر کا اب اور نہ کوئی کام ہے

......☆......

کیا بتاؤں میں کیسے گزارہ کرتا ہوں
اب پڑوسن کو صرف اشارہ کرتا ہوں

ایسی باتوں سے ساس مسخ کرتی ہے
میں انہیں جان بوجھ کر دوبارہ کرتا ہوں

ساس بہو بڑے سنہرے خواب دکھاتی ہیں
میں کب ایسی باتوں کی پرواہ کرتا ہوں

ساس بہو کی ٹیم میں مکاری بھری ہے
خوف کے مارے اب ان سے کنارہ کرتا ہوں

چاہت میں جب ایسی ہستیاں ملتی ہیں
ان سے کنارہ کشی میں بیچارہ کرتا ہوں

......☆......

پڑوسن کی سرخ قمیض ہری شلوار دل کو لبھاتی ہے
اب ہر روز وہی پہن کر وہ مجھ سے ملنے آ جاتی ہے

مجھے تو وہ کانٹوں سے بھی زیادہ بد تر لگتے ہیں
جو اپنے جھوٹے پیار کے پھول وہ مجھ پہ برساتی ہے

اس کی ساس جب کبھی مجھے کھانے پہ بلاتی ہے
جب وہ مجھے کھلاتی ہے میری ہنسی چھوٹ جاتی ہے

میں اس کی حنا والی زلفوں سے کھیلتا رہتا ہوں
وہ میرے کالے بالوں کو اپنی حنا لگاتی ہے

اصغر جیسے نوجوانوں کو بوڑھوں جیسا رنگ لگا کر
نہ اس کا ضمیر شرماتا ہے نہ ہی وہ شرماتی ہے

......☆......

پڑوسن کے ناز اٹھاؤں اتنی خواہش کرتا ہوں
اسے مجھ سے کتنا پیار ہے یہ نہ پیمائش کرتا ہوں

ساس سے چوری کبھی نظر کا تیر پھینک دیتی ہے
بیاں بھلا کب ایسی باتوں کی نمائش کرتا ہوں

پڑوسن کی ساس سے میں کبھی کچھ نہیں مانگتا
آپ کی نظروں نے سمجھا گانے کی فرمائش کرتا ہوں

میں یہ شہر چھوڑ کر شائد کہیں دور چلا گیا ہوتا
ہمسائی کی ساس کی خاطر یہاں رہائش کرتا ہوں

......☆......

اگر پڑوسن سے مجھ کو پیار نہ ہوتا
آج میرے سر اتنا زیادہ ادھار نہ ہوتا

ایک ہی ہمسائی سے بات بنائے رکھتا
اور پڑوسنوں سے کوئی سروکار نہ ہوتا

میں بھی اصغر کی طرح اگر غریب ہوتا
شائد میرا بھی کوئی طلب گار نہ ہوتا

پڑوسن کی ساس کی نظر کرم ہو جاتی
آج میرا بھی اچھا خاصا کاروبار نہ ہوتا

پڑوسن کا بل ڈاگ گر ہمارا حسد نہ کرتا
ہر بار میرے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتا

......☆......

صبح سویرے پڑوسن جب پازیب کھنکاتی ہے
میرے خوابوں کی رانی مجھ سے بچھڑ جاتی ہے

موبائل پہ اس کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر
پوچھنا بھول جاتا ہوں وہ مجھے کیوں جگاتی ہے

جو خواب میں رات بھر ستاتی ہے آنکھ کھلتے ہی
وہی ہمسائی میرے سامنے آ کر میرا سر کھپاتی ہے

ہم دونوں کا پیار سمندر سے بھی کہیں گہرا ہے
نہ میں اسے بھولتا ہوں نہ وہ مجھے بھلا پاتی ہے

ہم دونوں کا پیار نہ جانے کیسے پھلے پھولے گا
اس کی ساس ہمارے کباب میں ہڈی بن جاتی ہے

......☆......

میری یہی ہے آرزو
پڑوسن کو ہو جائے فلو

اس کی حالت دیکھ کر
ہر کوئی کرے تھو تھو

ٹیشو ہاتھ میں لے کر
بولے میرا صنم ہے تو

میں بھی پیار سے کہوں
پیاری پڑوسن آئی لو یو

پوچھو تیرا پیار ہے کون
پیار سے بولے تو ہی تو

......☆......

نہ جانے ہمیں کسی کی محبت راس کیوں نہیں آتی
پڑوسن ملنے آ جاتی ہے مگر اس کی ساس نہیں آتی

اس کی ساس باتیں تو بڑی میٹھی کرتی رہتی ہے
لیکن اس کی کسی بات میں سچ کی باس نہیں آتی

ساس کے یا شائد اپنے بھائیوں کے خوف کے مارے
آج کل میری پیاری پڑوسن میرے پاس نہیں آتی

بل ڈاگ چوکیداری کے سوا کچھ کر نہیں سکتا
سب سے کہتا ہے اچھی نوکری راس نہیں آتی

......☆......

دوستوں کا بھرم رکھنا پڑتا ہے
اپنے منہ میاں مٹھو بننا پڑتا ہے
دشمنوں کی تو ہمیں کوئی فکر نہیں
مگر پیار سے دوستوں سے ڈرنا پڑتا ہے
محبت کا کھیل اب ہم نہیں کھیلتے
سنا ہے اس میں مرنا پڑتا ہے
کئی بار کسی کی خوشی کی خاطر
نا چاہتے ہوئے بھی ہنسنا پڑتا ہے
کسی محبوب کا پیار پانے کی خاطر
معاشرے میں اپنا مقام بنانا پڑتا ہے

......☆......

کس کو علم تھا کہ ان سے اتنی جلد جدائی ہو گی
سوچا نہ تھا میرے مقدر میں پھر میری ہمسائی ہو گی

کچھ دنوں تو ہمارے پیار کے بڑے چرچے ہوں گے
پھر جلد ہی محلے والوں کے سامنے رسوائی ہو گی

اس دنیا میں جس نے بھی پڑوسن سے پیار کیا
اس نے چین بھی کھویا نیند بھی گنوائی ہو گی

اس کے پڑوس سے نقل مکانی کیئے زمانہ گزرا
اسے کئی بار اپنے پڑوسی کی یاد تو آئی ہو گی

دنیا میں ایک بار محبت تو سبھی کرتے ہیں
کون ہے وہ جس نے میری طرح نبھائی ہو گی

......☆......

پڑوسن سے پیار کر بیٹھے ہیں ہم
اوپر سے اپنی آمدنی بھی ہے کم

قدم قدم پہ ملتے رہتے ہیں دشمن
اور اس پہ ہمسائی کے پیار کا غم

ایک دن کچھ ایسا کر جائیں گے
دشمنوں کے حال پہ نہ آئے گا رحم

مجھے تو لوگ جو چاہو سزا دو
پڑوسن سے پیار کرنے کا کیا ہے جرم

......☆......

اس دنیا کی ہر شے فانی ہے بابا
غم و خوشی تو آنی جانی ہے بابا

جس میں کوئی خوشی نہ غم
کیا وہ بھی کوئی زندگانی ہے بابا

کہا تیری خاطر تارے لا سکتا ہوں
بولی یہ سب منہ زبانی ہے بابا

آج ادھر کل اُدھر محبت کا پیغام
یہ میری عادت پرانی ہے بابا

بزم سخن میں مل جاؤں گا
مجھے ملنے کی یہ نشانی ہے بابا

......☆......

ہم آڈمی ہیں بے حد کھرے سائیں
لوگ رہتے ہیں ہم سے پرے سائیں

نئے محبوب کو کیا تحفہ دیتے ہیں
کوئی ہماری رہنمائی کرے سائیں

ہم سے محبت اور ہم سے عداوت
تمہارا یہ نیا انداز! ارے ارے سائیں

نہ جانے کب اس کا بلاوا آ جائے
بیٹھے ہیں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے سائیں

جب جی چاہے ہماری دوستی آزما لیں
اصغر جی آدمی نہیں ہیں برے سائیں

......☆......

دل کے گلشن میں ایک شہزادی رہتی ہے
سارا دن کرتی اس کی بربادی رہتی ہے

میرے لیے ویسے تو کوئی رشتہ نہیں آتا
سپنوں میں ہر رات ہوتی شادی رہتی ہے

پوری گلی پہ رعب جماتی ہے حمیداں
گھر میں بن کر سیدھی سادھی رہتی ہے

بولی تجھے پیار کرنے کو میں ہی ملی
حالانکہ شہر میں کتنی آبادی رہتی ہے

......☆......

ہم جن کے پرسان حال ہیں
وہ ہر بار چلتے نئ چال ہیں

ہمارے نینوں کا جو تصادم ہوا
اس سے ہم بچے بال بال ہیں

ہمیں جو پیار سے آنکھ مارے
زندگی بھر رکھتے سنبھال ہیں

ان کے بال کبھی نہیں جھڑتے
کھاتے جو اوروں کا مال ہیں

......☆......

پڑوسن کے پیار کی یہ سوغات ملی ہے
پولیس تھانے کی دردناک رات ملی ہے

مچھر تو ہمیں اڑا کر لے جاتے لیکن
جیل کی سلاخوں سے حیات ملی ہے

دوسرے دن ہمسائی مجھ سے ملنے آئی
بولی بتا پیار میں کتنی راحت ملی ہے

میں نے کہا ایسی الفت سے میری توبہ
جس میں پیار کے بدلے حوالات ملی ہے

......☆......

میری پڑوسن اب سخن شناس ہو گئی ہے
میری چاہت میں بھی وہ پاس ہو گئی ہے

جس دن سے فور سیل کا بورڈ لگایا دل پر
اسے پڑھ کر وہ بڑی اداس ہو گئی ہے

اب تک میرے دل کا کوئی گاہک نہیں آیا
اب اسے مجھ سے ملنے کی آس ہو گئی ہے

اپنی پڑوسن سے اب میرا دل بھر چکا ہے
میری نئی معشوق اس کی ساس ہو گئی ہے

......☆......

جب میرا مقدر لکھا گیا
ساتھ پڑوسن کو رکھا گیا

پڑوس میں اتنا کڑوا سیب
مجھ سے نہ چکھا گیا

ہم نے اس سے بچنا چاہا
پھر بھی پیار ہوتا گیا

پیار کی لاٹری کیا لگی
میں بینک تک روتا گیا

……☆……

میری آنکھ جس سے لڑی ہے
وہ مجھ سے بارہ سال بڑی ہے

یہ سوچ کر اس سے پیار کیا ہے
سمجھیں گئے امتحان کی گھڑی ہے

ہمیں اس کی فکر رہتی ہے
اسے بھی اپنی ہی پڑی ہے

شادی کے بعد کیسا سلوک کرے گی
ابھی بات بات پہ لگاتی تڑی ہے

......☆......

میرے ہر کام میں ٹانگ اڑاتی ہے پڑوسن
گرج دار آواز سے بیجا کھاتی ہے پڑوسن

مجھ پہ اب اس کا کوئی بس نہیں چلتا
مگر سب پڑوسنوں کو ستاتی ہے پڑوسن

فلموں میں ہوتی تو اس کے بڑے فین ہوتے
ہمیں مفت میں ایکٹنگ دکھاتی ہے پڑوسن

جو پڑوسن اس کی غنڈہ گردی تسلیم نا کریں
انہیں پیر سے جھاڑ پھونک کراتی ہے پڑوسن

......☆......

کہنے کو تو یہ پیار کا موسم ہے
پڑوسن کی ساس مجھ پہ گرم ہے

اور کسی کا التفات نہیں چاہیئے
میرے لیے کافی اس کا کرم ہے

رات کو میں جب سونے لگتا ہوں
اس کا نام لیتے بستر ہوتا گرم ہے

آج ساس بہو کو سب بتا دوں گا
حقیقت چھپاتے ہوئے آتی شرم ہے

دونوں کہتی ہیں اکھ لڑے لڑائی جا
یہ تو ہر انسان کا اپنا اپنا کرم ہے

……☆……

دیکھنے میں بڑا پر اسرار لگتا ہے
کسی سستے کپڑے کا اشتہار لگتا ہے

اس پہ جب بھی میری نظر پڑتی ہے
جو پڑا نا جائے ایسا اخبار لگتا ہے

آنکھوں کی گہرائی ہے ساگر جیسی
مگر خود وہ منجھدہار لگتا ہے

جب تک وہ اپنی زبان نا کھولے
پھر بڑا پر وقار لگتا ہے

......☆......

اس کا امیر ہوں جیب مگر خالی ہے
اپنی تقدیر بھی رات کی طرح کالی ہے

بٹوے پہ خزاں کا راج رہتا ہے
میرے دل میں ہر جانب ہریالی ہے

کشکول لیے جو تیرے در پہ کھڑا ہے
وہی دیوانہ تیری محبت کا سوالی ہے

ہمیں تو کوئی مسرت راس ہی نہیں
آج کسی کی عید تو کسی کی دیوالی ہے

اے دوست آج تو آئے یا نا آئے
ہم نے تیرے نام کی محفل غم سجالی ہے

......☆......

رات کو روشنی دن کو سناٹا ہے بھائی
دھنیا بویا تھا اور گھاس کاٹا ہے بھائی

اس کے دودھ کے لالچ میں آ کر ہم نے
آج پہلی بار بھینس کا کٹہ چاٹا ہے بھائی

پاکستان سے سیدھے انگلستان چلے آئے
قسمت نے ہمیں مارا ایسا طمانچہ ہے بھائی

ہم تو جس کسی سے دوستی کرنا چاہتے ہیں
وہی حسیں ہم کو کیوں کہتا ٹاٹا ہے بھائی

جس نئے دوست کو کھانے پہ لے جاتا ہوں
وہی کہتا ہے تیری دوستی میں گھاٹا ہے بھائی

......☆......

جو نام سن کر کان میں گھنٹی بجتی ہے
میرے اس حسین یار کا نام کرسٹی ہے

سب مجھ سے اس کا پتہ پوچھتے ہیں
کیا بتاؤں وہ میرے دل میں بستی ہے

میرے محلے میں جب کبھی وہ آتی ہے
کندھے پہ پرس لٹکا کر قیامت ڈھاتی ہے

اس میں اور تو کوئی عیب نظر نہیں آتا
مگر اپنے یار اصغر پہ کالا جادو کرتی ہے

......☆......

دردِ الفت میرے جگر میں ہے
چارہ گر نہ کوئی نظر میں ہے

میری طرح اسے بھی لوریا ہے
یہ مرض میرے ڈاکٹر میں ہے

یہ کہیں بولنا نہ شروع کر دے
محبت کا بھوت جو سر میں ہے

شنی تنہا ہی جیے جا رہی ہے
اس کا منگل ابھی سفر میں ہے

وہ شوہر اپنوں سے ملتا نہیں
جو اپنی بیوی کے اثر میں ہے

دو عورتیں پانچ منٹ خاموش رہیں
کوئی گڑ بڑ اس خبر میں ہے

اسے دیکھتے ہی دل پرایا ہوا
آخر کوئی بات اس کی فِکر میں ہے

جو لوگ کسی بات میں مکھن نہیں لگاتے
وہ نہیں جانتے کتنا مزہ بٹر میں ہے

جو سب دوستوں کو تیل دیا کرتا تھا
سنا ہے ان دنوں وہ قطر میں ہے

......☆......

پہلے کسی محبوب سے آشنائی ہوتی ہے
دونوں کے درمیاں محبت انتہائی ہوتی ہے

پھر بات بات پہ ان میں لڑائی ہوتی ہے
پھر جلد ہی دونوں میں جدائی ہوتی ہے

ان کے ساتھ کچھ یوں برائی ہوتی ہے
دنیا کے سامنے جگ ہنسائی ہوتی ہے

جس نے کسی کی محبت آزمائی ہوتی ہے
میٹھی باتوں میں نہ آنا یہ دھائی ہوتی ہے

دونوں کی زندگی کی یہ کمائی ہوتی ہے
نصیب میں عمر بھر کی تنہائی ہوتی ہے

کہتے ہیں وہی مرد سچا عاشق ہوتا ہے
جس نے گھر اور باہر والی سے بنائی ہوتی ہے

کچھ ایسے مقدر کے مارے ہوتے ہیں
جن کے نصیب میں اپنی ہمسائی ہوتی ہے

......☆......

ہم نے بھلا آپ کا کیا بگاڑا ہے جناب
جو میرے دل کا گلشن اجاڑا ہے جناب

یہاں اور لوگوں کے کتنے باغ تھے
پھر میرا گلزار کیوں تاڑا ہے جناب

میری آنکھوں میں کیوں جھانکتے ہو
کیا وہاں کوئی نیا اکھاڑا ہے جناب

ہم تو تمام عمر نہ سنبھل سکے صاحب
عشق نے کچھ ایسا پچھاڑا ہے جناب

ہم نے خاکساری کیا اختیار کر لی
سب نے مٹی کی طرح لتاڑا ہے جناب

لگتا ہے آپ سچ کا سامنا نہیں کر سکتے
میرا خط پڑھے بنا کیوں پھاڑا ہے جناب

......☆......

جب سے لگایا ہے حمیداں کے پیار کا چشمہ
آنکھوں سے بہتا رہتا ہے آنسوؤں کا چشمہ

ایک ہفتہ شیداں لگاتار دیدار دیتی رہی
حمیداں نے میرے خلاف دائر کر دیا مقدمہ

جھوٹن کے انتظار میں راوی کنارے بیٹھا
دیکھتا ہوں کب پھوٹے گا پیار کا جھرنا

پڑوسن اور اس کی ساس کی جو دید ہو
میرے لیے یہ ہو جائے اک نیا کرشمہ

اے ظالم مجھ جیسے عاشق کی قدر کر
اصغر ہے وفا کا ایک جیتا جاگتا مجسمہ

اگر آپ کو میری باتوں کا یقیں نہیں
میری ان باتوں کی گواہ ہیں وشمہ

......☆......

اک ہمسائی کے سوا کوئی نہیں ہمارا سائیں
مجھے کافی ہے اپنی پڑوسن کا سہارا سائیں

اس کے گھر کے سامنے میں بے ہوش پڑا رہا
اس نے بڑے پیار سے گوبھی کا پھول مارا سائیں

لگتا ہے یہ نئے دور کی محبت کی انوکھی ادا ہے
اتنا بتا دو اس بارے کیا خیال ہے تمہارا سائیں

ان کی شرارتیں مہنگائی کی طرح بڑھتی جا رہی ہیں
مجھ کو بتا دے ایسی باتوں کا کوئی چارہ سائیں

کبھی پڑوسنیں کبھی ان کے کتے کبھی ان کی بلیاں
کئی سالوں سے جینا مشکل کر رہی ہیں ہمارا سائیں

اچھا ہے کہ اسلام میں دوبارہ آنے کا تصور نہیں
میں کہہ دیتا اس گلی میں نہ جاؤں گا دوبارہ سائیں

......☆......

کئی دنوں سے میری آنکھ آبی رہتی ہے
نیت اچھی ہے جگر میں خرابی رہتی ہے

اپنے مقدر میں کوئی کار نہ بنگلہ ہے
مگر میرے ہاتھ میں ہر پل چابی رہتی ہے

اس کے بھائیوں نے پہرے لگا رکھے ہیں
اسے ملنے کو دل میں بے تابی رہتی ہے

ویسے تو کئی سالوں سے سفید پوشی ہے
ہماری طبیعت پھر بھی نوابی رہتی ہے

اس کے بھائی میرے خلاف لکھتے رہتے ہیں
میری جانب سے کاروائی جوابی رہتی ہے

......☆......

یوں سر عام تو نہ میری دل آزاری کر
اگر کرنی ہے تو مجھ سے یاری کر

میں جانتا ہوں تو اچھی اداکارہ ہے
مگر دوستی میں تو نہ اداکاری کر

ہر روز مجھے جلی کٹی سناتی ہو
کبھی تو کوئی بات ذرا پیاری کر

کسی کو دکھ دینے سے کیا فائدہ
تو دکھی لوگوں کی غم خواری کر

اتنے سال تیری ڈانٹیں سہتے گزرے
اب تو کچھ قدر تو ُ ہماری کر

......☆......

جس دن سے ہمیں نئ ہمسائی ملی ہے
یوں لگتا ہے جیسے ساری خدائی ملی ہے

وہ پیار سے ہمیں دل کا شہنشاہ کہتے ہیں
ان کی دعا سے دل کی شہنشاہی ملی ہے

ہمارے دوست تو سبھی سرخرو ہوتے رہے
کسی دشمن کو کھڑا کسی کو کھائی ملی ہے

ہم نے زندگی میں ضرور کوئی نیکی کی ہو گی
جو آپ جیسے حسیں دوست کی دلربائی ملی ہے

ہماری روحوں کی پہچان صدیوں پرانی ہے
مگر اپنے یار اصغر کو بن کر پرائی ملی ہے

......☆......

پہلے اس نے میرے خیالات بدلے
اس کے بعد بڑے جلد حالات بدلے

میری جیب خالی ہونے کی دیر تھی
پھر پل بھر میں ان کے جذبات بدلے

جب سے مفلسی نے چھاپہ مارا ہے
تب سب سے ہمارے سوالات بدلے

ہمارے حالات کو بدلتے دیکھ کر
وہ بڑے جلد اپنی جماعت بدلے

ہمارے لبوں پہ جب کوئی شکوہ آیا
پھر بڑے جلد وہ میری بات بدلے

……☆……

زندگی میں بڑے مصائب ہیں جاناں
خوشیاں زیست سے غائب ہیں جاناں

آنکھ ملائی نہیں اور دل تک چلے آئے
دل میں آنے کے کچھ آداب ہیں جاناں

زندگی میں بڑے پیارے دوست ملے
مگر آپ سب سے لا جواب ہیں جانا

پڑوسن کے سامنے مجھے برا نہ کہنا
اپنی ہمسائی کی زندگی کا خواب ہیں جاناں

جنہیں کسی کی چمچہ گیری مل گئی
وہی لوگ زندگی میں کامیاب ہیں جاناں

......☆......

ہم ان کی باتوں پہ غور کرتے ہیں
وہ ہماری ہر بات کو اگنور کرتے ہیں

جو پوچھا اس طرز عمل کا سبب
بولے ہر روز آپ ہمیں بور کرتے ہیں

ہمارے ساتھ ہر بار دھاندلی ہوتی ہے
ہم اس بارے میں کبھی نہ شور کرتے ہیں

جس ہوشیاری سے چرایا ہے میرا دل
اتنی صفائی سے کام تو چور کرتے ہیں

غریبوں کے لیے آٹے کا بحران ہے لیکن
دکاندار گوداموں میں سٹور کرتے ہیں

......☆......

کل شب جو اس کا چہرہ نظر آیا مہتاب میں
میں کچھ اشعار کہہ بیٹھا ان کی جناب میں

وہ اب بھی میرے پیار پہ شک کرتے ہیں
نہیں جانتے انہیں چاہتا ہوں بے حساب میں

تعلیم اپنے مقدر میں شائد لکھی نہ تھی
ہم پھول رکھتے رہے ہر کسی کی کتاب میں

آج ہمسائیاں ہم سے دل لگی کر لیتی ہیں
ہمارا کوئی ثانی نہ تھا عہدِ شباب میں

اب سوچتے ہیں انہیں کیوں بسایا تھا
اصغر نے اپنے اس دل خانہ خراب میں

......☆......

کاش ہم پہ مہربانی کرتا
حمیدہ کی طرح شیطانی کرتا

مقدر کے ستارے جو مل جاتے
تیرے دل سے نہ نقل مکانی کرتا

میرے دل کا چمن ہرا بھرا ہوتا
اگر کوئی اس کی باغبانی کرتا

محبت کا نغمہ چھیڑ دے جو کوئی
دل کے تاروں سے چھیڑ خانی کرتا

پہلی تینوں لوہے کے چنے نہ چبواتیں
شاید میں بھی چوتھی زنانی کرتا

......☆......

مجبوری ہے میرا ایسا ہی سخن ہے
جس میں فقط صرف دیوانہ پن ہے

آپ رفتہ رفتہ سمجھ جائیں گے
ابھی تو میرے اشعار کا بچپن ہے

ہم کوئی فنکار تو نہیں ہیں دوستو
شاعری کے سوا کچھ نہ اپنا فن ہے

شیداں جی سے پیار کرنے کے بعد
زندگی میں اب امن ہی امن ہے

حمیداں کہتی ہے تیرے دم سے
ہرا بھرا میرے دل کا چمن ہے

......☆......

مجھے مرچی بھرے کوفتے کھلا کے روئے
اس کے بعد مجھے پانی پلا پلا کے روئے

ہم ان کے سامنے تو پھنے خان بنے رہے
مگر اپنے غریب خانے پہ جا کے روئے

جس پتھر کو میرے آنسو موم نہ کر سکے
ہم بھی آنکھوں میں گلیسرین لگا کے روئے

گھر میں چھپ چھپ کے رونے سے کیا حاصل
بھری بھیڑ میں چاندنی چوک جا کے روئے

ایک دولت مند سے اس کی شادی کے دن
باراتیوں کے لیے کرسیاں لگا لگا کے روئے

......☆......

ہم جہاں چاہیں جاتے ہیں تمہیں بتا کر
کہاں جا رہے ہو ہم سے نظریں چرا کر

کیا آج مجھے قتل کرنے کا ارادہ ہے
جو آئے ہو گیسوؤں میں پھول لگا کر

پہلی ہی محبت کا پھل اتنا کڑوا نکلا
ہم تو ہار گئے اس کا پہلا سیب کھا کر

میں تو وہی تمہارا پرانا یار اصغؔر ہوں
اب کیوں چہرہ چھپاتے ہو شرما کر

ہم نے پہلے ہی قدم پہ ٹھوکر کھائی
اصغؔر نے دیکھ لیا الفت میں مقدر آزما کر

……☆……

ہم جن کی محبت کے دیوانے ہوئے ہیں
انہوں نے ہی یہ تیر تانے ہوئے ہیں

وہ میرے گھر ایک دن آئیں گے ضرور
دربار پہ بارہ بکرے مانے ہوئے ہیں

اس کے بھائیوں سے بھلا کیا ڈرنا
وہ لوگ میرے پہچانے ہوئے ہیں

نہ جانے وہ کس حال میں ہو گا
جسے دیکھے کئی زمانے ہوئے ہیں

آج اس نے ملنے کا پیغام بھیجا ہے
کیسے ملوں ختم سارے بہانے ہوئے ہیں

......☆......

جس دن تو میری ہمسائی ہو گئی ہے
میری پڑوسن مجھ سے پرائی ہو گئی ہے

تم نے تو ہمارے دل میں اپنی جگہ بنا لی
مگر میری پڑوسن سے جدائی ہو گئی ہے

شرم کے مارے وہ گھر سے باہر نہیں آتی
کہتی ہے کیوں میری رسوائی ہو گئی ہے

میں ساس بہو کی ٹیم سے ڈرنے لگا ہوں
ان دونوں کے دل میں برائی ہو گئی ہے

ہم نے اپنے وکیل کو خط بھجوا دیا ہے
یوں ان کے خلاف کاروائی ہو گئی ہے

......☆......

شیدو کو بلاتا ہوں جب مسکرا کر
پھیتو رونے لگتی ہے گڑگڑا کر

میں تو ان گھڑیوں کو روتا ہوں
جو تحفے میں دی تھیں چرا کر

محبت میں رقابت اچھی نہیں
یہ آیا ہوں دونوں کو سمجھا کر

ان سے خود کو کیسے بچانا ہے
یہ بات سوچوں گا گھر جا کر

پھیتو دل میں ہلچل مچاتی ہے
جب آتی ہے کاندھے پہ پرس لگا کر

......☆......

تین دن وہ مسلسل ملتی رہی مسکرا کر
آخر اس سے چھٹکارا ملا ہسپتال جا کر

ڈاکٹر نے جب پوچھا میری حالت کا سبب
میں رو پڑا اسے اپنی داستاں سنا کر

اس پر ڈاکٹر نے مجھے مشورہ دیا
پڑوسن کو دیکھا کروں بتی بجھا کر

میں اسے دیکھتا ہوں چھپ چھپا کر
وہ مجھے دیکھتی ہے عینک لگا کر

آج بڑے پیار سے کہنے لگی اصؔغر
اگر تم نہ ملے مر جاؤں گی گُڑ کھا کر

......☆......

میرے اور شیداں کے پیار کے چرچے بڑے ہیں
حمیداں کے بائی جی میرے پیچھے پڑے ہیں

حمیداں کے اہل و عیال کو صرف اتنا گلہ ہے
تیرے نینا ہماری حمیداں سے کیوں نہ لڑے ہیں

آج حمیداں کے سب شکوے دھو کر جانا ہے
گوبھی کا پھول لیے اس لیے راہ میں کھڑے ہیں

اس معاملے میں سمجھوتہ بڑا مشکل لگتا ہے
سبھی پارٹیاں اپنے اپنے موقف پہ اڑے ہیں

حمیداں کی چالوں سے اللہ محفوظ رکھے
سنا ہے اس خاتون نے گھر تباہ کیے بڑے ہیں

......☆......

اتنی بلندی پہ اتنی قسمت کا ستارہ گیا
لاکھ جتن کیئے مگر زمیں پہ نہ اتارا گیا

محلے کے لوگ اسے شہید کہنے لگے
جو جوان حسینوں کے ہاتھوں مارا گیا

اس نے دل مانگا ہم نے اسی پل دے دیا
اسے کیا حقیقت میں سکون تو ہمارا گیا

میری نیت پہ اسے جب شک ہونے لگا
ایسے میں اپنا ایک اور سہارا گیا

وہ اصغرؔ سے غنڈہ گردی کرنے لگے
ان کی بزم میں جب وہ بے چارہ گیا

......☆......

جب کسی کو پڑوسن کی نظر کا تیر کاری لگے
پھر اسے جیسی بھی ہو ہر ہمسائی پیاری لگے

رسوائی کا خطرہ اس کے سرہ منڈلاتا رہتا ہے
جس بدنصیب کی اپنی ہمسائی سے یاری لگے

وہ جب اپنی کوئل جیسی آواز میں بات کرے
اس کا یہ انداز سبھی لوگوں کو شاعری لگے

ہمیں ہر حال میں اپنی ہمسائی کا دل جیتنا ہے
اس بات کے لیے چاہے میری عمر ساری لگے

آپ سب کے لیے اصغؔر کی یہی دعا ہے
کسی کو نہ پڑوسن کے پیار کی بیماری لگے

......☆......

مجھے ایسا تعویذ لکھوا دے دسائیں
جو لاکھوں کی لاٹری لگا دے سائیں

ہزاروں لوگ مجھ کو سلام کریں
مجھے کروڑ پتی بنا دے سائیں

کیسے کسی کو اپنا دیوانہ بنانا ہے
یہ گُر مجھے بھی سکھا دے سائیں

وہ مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھے
اس کے دل میں تھوڑی جگہ بنا دے سائیں

ہر محفل میں میری شاعری کے چرچے ہوں
آج ایسا کوئی چکر چلا دے سائیں

......☆......

جس بہو سے دور ساس رہتی ہے
اس کے اندر بھڑاس رہتی ہے

جس دن بہو خوش ہوتی ہے
سارا دن ساس اداس ہوتی ہے

پہلے تو بڑے سبز باغ دکھاتی ہے
شادی کے بعد بن کے باس رہتی ہے

جب کوئی پڑوسن بہو کا پوچھتی ہے
کہتی ہے گھر کا کرتی ستیاناس رہتی ہے

کل ایک گھر کے باہر ایک تختی دیکھی
لکھا تھا خبردار یہاں ایک ساس رہتی ہے

......☆......

میری پڑوسن جب دیکھتی ہے مسکرا کر
اسی گھڑی میں گر پڑتا ہوں غش کھا کر

میرے گھر میں اس کا داخلہ ممنوع ہے
مگر آجاتی ہے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر

ریڈیو ٹی وی پہ جب سناتا ہوں شاعریاں
وہ سنتی ہے دیوار سے اپنے کان لگا کر

میں اکثر یہ بات تنہائی میں سوچتا ہوں
آخر اسے کیا ملے گا مجھ جیسے کو ستا کر

کل میں نے کہا تم میرا پیچھا کب چھوڑو گی
بولی پھر جلدی سے میرے ساتھ مک مکا کر

......☆......

تیری جدائی میں روتی رہتی ہیں آنکھیں
جھونپڑے کی طرح چوتی رہتی ہیں آنکھیں

میں رات بھر ٹی وی دیکھتا رہتا ہوں
مجھے جگا کر خود سوتی رہتی ہیں آنکھیں

ہر رات تیرے خط کا ایک تکیہ بنا کر
خوابوں کی فصل بوتی رہتی ہیں آنکھیں

جب اشکوں کا ساون تھم نہیں پاتا
اس میں میرا بستر دھوتی رہتی ہیں آنکھیں

خواب میں جب میرا دل چوری ہو جاتا ہے
پھر موتیوں کا ہار پروتی رہتی ہیں آنکھیں

......☆......

ذرا میری عرض سنو جی پیر بابا
جھگڑا ختم جو بنا لو اپنا وزیر بابا

سنا ہے آپ کے تعویذوں میں بڑا دم ہے
آج بدل دو میری بھی یہ تقدیر بابا

زندگی بھر مجھے کوئی سوہنی نہیں ملی
ایسا تعویذ دو جس سے ملے کوئی ہیر بابا

آپ کے مریدوں کے پاس جدید اسلحہ
میرا قلم ہی ہے تمہارے لیے شمشیر بابا

جاہل مرید توحید کا مفہوم نہیں سمجھتے
اسی لیے میں رہتا ہوں بڑا دل گیر بابا

……☆……

مجھے ایسا علم پڑھا دے بابا
جو میرے ستارے چمکا دے بابا

مجھ میں مقناطیسی کشش آ جائے
امیروں کو میرے ساتھ چپکا دے بابا

یہ کبھی میری زندگی میں نہ آئے
مفلسی کو مجھ سے دور بھگا دے بابا

تیرے پالتو کتے مجھ پہ نہ بھونکیں
ان کے دلوں سے کھوٹ مٹا دے بابا

میں تو تیرا بیجا کھاتا ہی رہتا ہوں
آج تو چٹ پٹی شاعریاں سنا دے بابا

......☆......

دورِ حاضر کے عشق کا اتنا ہی افسانہ ہے
معشوق کی ڈانٹوں کے سوا کچھ نہ کھانا ہے

آج میرے یار جیجے کی شادی ہے
ابھی سے جا کر خیالی پلاؤ بھی پکانا ہے

پیار کے ساگر میں کشتی جو اتاری ہے
محبت کے سمندر میں غوطہ بھی لگانا ہے

میرے دل میں چھل پہل ہے حسینوں کی
کیسے انہیں چھیڑوں ساتھ میں تھانہ ہے

میرے تخیل کے ابھی بال و پر نہیں نکلے
جس طرح بھی ہو اسے ہم نے اڑایا ہے

......☆......

میرے چہرے کی جانب کیا دیکھتے ہو بھائی
شیداں کے عشق نے میری یہ حالت بنائی

اور لوگوں کے نصیب میں محبوب کا ملن
اپنے مقدر میں کیوں ہے حمیداں کی جدائی

ہمیں اس کی پیاری اداؤں نے گھائل کیا
وہ پیاری ادا سے شرمائی پھر مسکرائی

شیداں حمیداں کی چار دن کی عاشقی میں
اصغؔر گنوا بیٹھا اپنی عمر بھر کی کمائی

......☆......

اصغؔر تو یوں نہ وقت گزاری کر
جو کرنی ہے تو اچھی شاعری کر

گر تجھے لوگوں کے دل جیتنے ہیں
پھر ہر کسی سے تو بات پیاری کر

خیالی پلاؤ لوگوں کو کھلا بیٹھے ہو
اب اپنی خانہ آبادی کی تیاری کر

پڑوسن کی ساس کی تعریفیں کر
ہل نہ سکے اسے اتنا بھاری کر

......☆......

پسند کرتی ہے وہ غزل سرائی میری
پڑوس میں رہتی ہے جو ہمسائی میری

باتوں کی چاشنی جلیبی میں ڈالنے کے لیے
منتیں کرتے رہتے ہیں شہر کے حلوائی میری

پڑوسنوں کو کبھی کبھی تبلیغ بھی کرتا ہوں
حاسد لوگ اسے سمجھتے ہیں برائی میری

وہ ہر روز میری غزلیں شوہر کو سناتی ہے
شکر ہے آخر اسے شاعری پسند آئی میری

......☆......

دل ادھار لے کر نہ لٹانے کی بات کرتے ہو
یہ تو میرا دل دکھانے کی بات کرتے ہو

ابھی تک تم نے میری شاعری پڑھی نہیں
اس پہ تبصرہ فرمانے کی بات کرتے ہو

مجھے اپنے گھر کا فون نمبر نہ دے کر
یوں میرا ضبط آزمانے کی بات کرتے ہو

بڑی مدت بعد اصغرؔ کے گھر آئے ہو
آ کر میرا بیجا کھانے کی بات کرتے ہو

……☆……

جب اسے سناتا ہوں دل کی کہانی
سب کچھ سن کر وہ میری زبانی

پوچھتی ہے باتیں بناتے رہو گے
یا دو گے پیار کی نشانی

میری ساری داستان سن کر بولی
تجھے وہاں ماروں گی جہاں ملے نہ پانی

......☆......

چمچہ و لوٹا دشمن ہے ہماری
بڑی بے باک ہے جو پڑوسن ہے ہمارجی

وہ ظرافت بخشتی ہے میرے سخن کو
بڑے پائے کی شاعرہ جھوٹن ہے ہماری

اس میں فقط دیوانے شامل ہو سکتے ہیں
کچھ اس طرح کی انجمن ہے ہماری

......☆......